WED.4.June.2025
VOLUME:20 NO:136
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

قائم شدہ: مئی Established May 1994

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 4/ جون 2025
جلد:20 شمارہ: 136
7/ ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

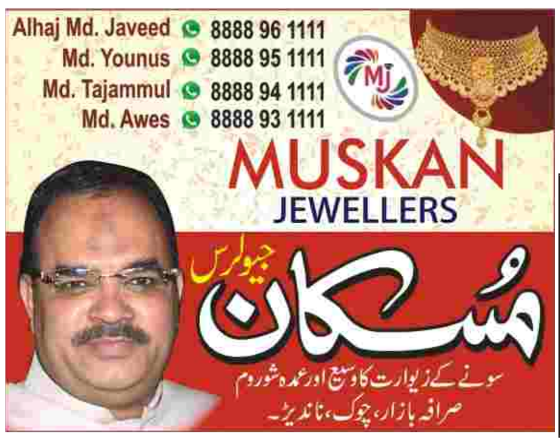

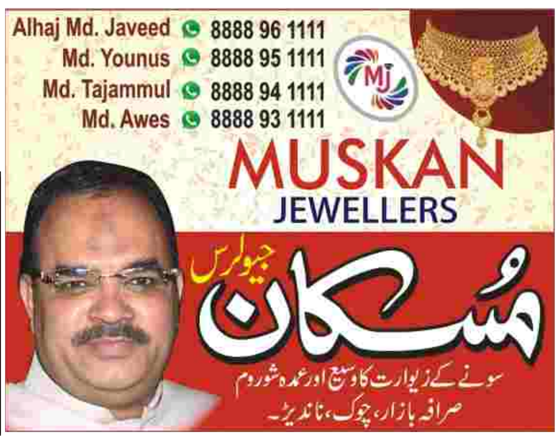

کینیڈا میں جی- 7 اجلاس: ہندوستان کو مدعو نہ کیا جانا

ایک بڑی سفارتی غلطی، جے رام رمیش کا بیان

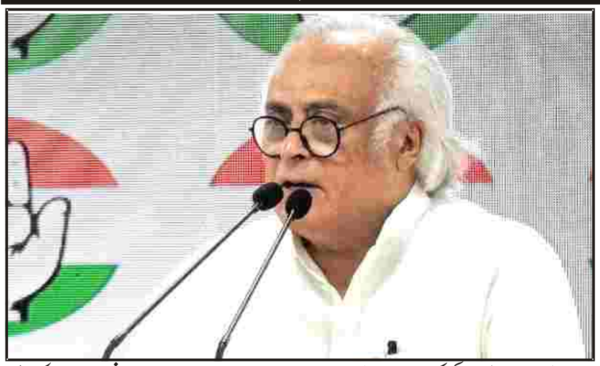

نئی دہلی: 3 / جون (ایجنسیز (کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کو عالمی سطح پر شدید سفارتی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق، 15 جون 2025 سے کینیڈا کے صوبے البرٹا کے مقام کاناناسکس میں منعقد ہونے والے جی- 7 سربراہی اجلاس میں اس بار ہندوستان کو مدعو نہیں کیا گیا، جو گزشتہ چھ برسوں میں پہلا موقع ہے۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک تفصیلی پوسٹ میں یاد دلایا کہ 2014 سے پہلے جی- 7 کو جی- 8 کہا جاتا تھا کیونکہ روس بھی اس کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ اس وقت ہندوستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو ان اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا تھا اور ان کی تجاویز کو عالمی سطح پر سنجیدگی سے لیا جاتا تھا۔ خاص طور پر جون 2007 میں جرمنی میں منعقدہ ایک اجلاس میں پیش کیا گیا 'سنگھ-مرکل فارمولہ' عالمی ماحولیاتی مذاکرات کی سمت متعین کرنے والا اہم قدم تھا۔ کانگریس رہنما کا کہنا ہے کہ اگرچہ 2014 کے بعد بھی ہندوستانی وزرائے اعظم کو ان اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا رہا لیکن اس بار ایسا نہیں کیا گیا، جو ایک تشویشناک سفارتی رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاہے حکومت اس پر کچھ بھی موقف اختیار کرے، حقیقت یہی ہے کہ عالمی سطح پر ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ جے رام رمیش نے اسے مودی حکومت کی خارجہ پالیسی کی ایک اور ناکامی قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے نہ صرف امریکہ کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ثالثی کا موقع دے کر ہماری دہائیوں پرانی غیر جانبدارانہ پالیسی کو الٹ دیا بلکہ امریکی حکام کو یہ آزادی بھی دی کہ وہ کسی نیوٹرل سائٹ پر مذاکرات جاری رکھنے کی اپیل کریں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب آسٹریلیا، برازیل، میکسیکو، جنوبی افریقہ اور یوکرین جیسے ممالک کے سربراہان کو مدعو کیا گیا ہے تو ہندوستان کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟ سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ یہ صرف ایک رسمی دعوت کا معاملہ نہیں بلکہ عالمی پلیٹ فارمز پر ہندوستان کے مقام اور اثر و رسوخ کا عکاس ہے۔ کانگریس نے اس موقع پر حکومت سے وضاحت طلب کی ہے کہ آخر جی- 7 جیسے اہم اجلاس میں ہندوستانی قیادت کی غیر موجودگی کا ذمہ دار کون ہے۔ جے رام رمیش کی یہ تنقید ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مرکز کی حکومت عالمی سطح پر اپنی سفارتی کامیابیوں کا بھرپور پرچار کر رہی ہے۔ ایسے میں جی- 7 اجلاس سے باہر رہ جانا واقعی حکومت کے لیے ایک غیر متوقع دھچکا ثابت ہو سکتا ہے۔

آپریشن سندور: 'کتنے وکٹ گرے یہ اہم نہیں فتحیابی ملی یہ اہم ہے'، سی ڈی ایس انل چوہان کا بیان

نئی دہلی: 3 / جون (ایجنسیز (چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انل چوہان نے پونے یونیورسٹی کی ایک تقریب میں 'آپریشن سندور' سے متعلق کچھ اہم جانکاریاں دیں، اور اس دوران انھوں نے کرکٹ کی زبان کا بھی بخوبی استعمال کیا۔ انھوں نے پاکستان کے ذریعہ دہشت گردوں کی پرورش کیے جانے پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے، یہ سمجھنا ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ آپریشن سندور کے پیچھے کی سوچ پاکستان سے اسپانسر دہشت گردی کو روکنا تھا۔ ہندوستان دہشت گردی اور نیوکلیائی حملے کی دھمکی کے سایہ میں رہ کر جینے والا ملک نہیں ہے۔ آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی مسلح افواج کو ہوئے نقصان کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دینے کے لیے جنرل انل چوہان نے کرکٹ کی زبان کا استعمال کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''کوئی ٹیم کس طرح سے میچ جیتتی ہے، یہ اہم ہے۔ ٹیم جب جیت جاتی ہے تو کوئی سوال نہیں اٹھاتا ہے کہ کتنے وکٹ گرے۔'' انھوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ پیشہ ور فوجیوں پر نقصان کا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ تقریب میں شامل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سی ڈی ایس انل چوہان نے کہا کہ ''آپریشن سندور میں بھی جنگ اور سیاست متوازی طور سے ہو رہی تھی۔ ہمارے دشمن (پاکستان) کا نظریہ ہندوستان کو ہزاروں زخم دے کر لہولہان کرنا ہے۔ پہلگام میں جو کچھ ہوا، اس سے کچھ ہفتہ قبل ہی پاکستانی فوج کے چیف جنرل عاصم منیر نے ہندوستان اور ہندوؤں کے خلاف زہر اگلا تھا۔ ہم نے اب پیمانہ بڑھا دیا ہے، دہشت گردی کو پانی سے جوڑا ہے، دہشت گردی کے خلاف فوجی کارروائی کی نئی لائن کھینچ دی ہے۔'' سی ڈی ایس جنرل چوہان کا کہنا ہے کہ پاکستان نے سوچا تھا وہ ہندوستان کے خلاف 48 گھنٹے تک مہم جاری رکھے گا، لیکن 8 گھنٹے میں ہی اس نے شکست مان لی اور بات چیت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ 10 مئی کی شب کو پاکستان کو اس بات کا احساس ہوا کہ اگر ہندوستان کی کارروائی جاری رہی تو اس کا بہت نقصان ہوگا۔ اسی خوف سے پاکستان نے ہندوستان سے بات کی۔ جب پاکستان کی جانب سے بات چیت اور کشیدگی کم کرنے کی گزارش آئی، تو ہم نے اسے مان لیا۔

امریکی اخبار 'دی وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ نے

اڈانی گروپ کے شیئرز کو شدید نقصان، 8 کمپنیاں خسارے میں

واشنگٹن: 3 / جون (ایجنسیز (ہندوستان کے تیسرے سب سے بڑے 'اڈانی گروپ' کے شیئرز میں منگل کو زبردست گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔ گراوٹ کی اصل وجہ امریکی بزنس اخبار 'دی وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ امریکی افسران گوتم اڈانی کی کمپنیوں کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ الزام ہے کہ اڈانی کی کمپنیوں نے ایران سے ایل پی جی گیس موندرا بندرگاہ کے راستے ہندوستان لایا ہے۔ لیکن اڈانی گروپ نے ان الزامات کو سرے سے خارج کر دیا ہے۔ اڈانی گروپ نے شیئر مارکیٹ کو بتایا کہ یہ سب جان بوجھ کر کیا جا رہا ہے، ہم نے کسی بھی طرح کی پابندیوں کی خلاف ورزی نہیں کی ہے اور نہ ہی ایران سے ایل پی جی کا سودا کیا ہے۔ واضح ہو کہ 3 جون کو صبح 11 بجے کے آس پاس اڈانی گروپ کے 10 میں سے 8 کمپنیوں کے شیئرز میں گراوٹ دیکھنے کو ملی ہے۔ ان میں اڈانی پورٹس اینڈ اسپیشل اکنامک زون ایل ڈی، امبوجا سیمنٹس لمیٹڈ، اڈانی گرین انرجی لمیٹڈ، اڈانی انٹر پرائزز لمیٹڈ، اڈانی ٹوٹل گیس لمیٹڈ، اڈانی انرجی سولوشنز لمیٹڈ، اے ڈبلیو ایل ایگری بزنس لمیٹڈ اور اے سی سی لمیٹڈ شامل ہیں۔ اڈانی پورٹس کا شیئر 1.74 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ 1442.50 روپے پر ٹریڈ کر رہا ہے، امبوجا سیمنٹس 1.18 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ 549.00 روپے پر ٹریڈ کر رہا ہے۔ اڈانی گرین انرجی کا شیئر 0.45 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ 1004.60 روپے پر ٹریڈ کر رہا ہے۔ 'دی وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ کے مطابق گجرات کے موندرا پورٹ اور خلیج فارس کے درمیان گزرنے والے ٹینکرز میں کچھ ایسی سرگرمیاں دیکھی گئیں، جو عام طور پر پابندیوں سے بچنے کے لیے کی جاتی ہیں۔ رپورٹ میں ماہرین اور اس معاملے سے واقف افراد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ''امریکی محکمہ انصاف کئی ایل پی جی ٹینکرز کی سرگرمیوں کا جائزہ لے رہا ہے، جنہوں نے مبینہ طور پر اڈانی انٹر پرائزز کو مال بھیجا تھا۔'' مذکورہ رپورٹ پر اڈانی گروپ نے کہا کہ ''ہم ابھی واضح کرتے ہیں کہ ہم جہازوں کے مالک نہیں ہیں، نہ تو ہم ان کو آپریٹ کرتے ہیں اور نہ ہی ان پر نظر رکھتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم ان جہازوں کی موجودہ یا ماضی کی سرگرمیوں پر تبصرہ نہیں کر سکتے، جن کے ساتھ ہم نے معاہدہ نہیں کیا ہے اور جن پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے۔ ایک حقیقی درآمد کنندہ کے جو بھی فرائض اور ذمہ داریاں ہیں، ہم نے انہیں پورا کیا ہے۔''

'اب ریس کا گھوڑا ریس میں، بارات کا گھوڑا بارات میں اور لنگڑا گھوڑا گھر جائے گا'، راہل گاندھی کی نصیحت

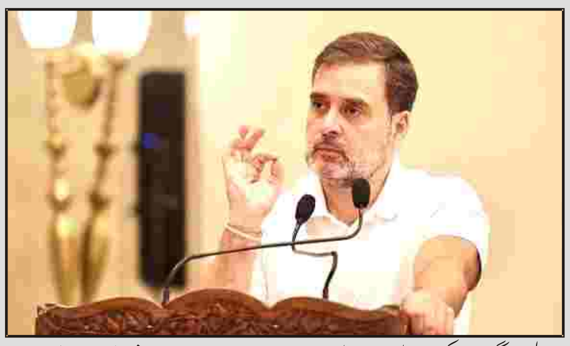

نئی دہلی: کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی اس وقت مدھیہ پردیش کے بھوپال دورہ پر ہیں۔ یہاں آج ان کی کئی سرگرمیاں دیکھنے کو ملیں۔ ضلعی صدور کے ساتھ میٹنگ میں انھوں نے ایک واضح اشارہ یہ دیا کہ پارٹی میں کام کرنے والے لوگوں کو اہمیت دی جائے گی۔ انھوں نے میٹنگ میں کہا کہ ایک ریس کا گھوڑا ہوتا ہے، ایک بارات کا گھوڑا ہوتا ہے۔ مجھے مدھیہ پردیش میں آکر پتہ چلا کہ تیسرا لنگڑا گھوڑا بھی ہوتا ہے۔ پہلے کانگریس بارات کے گھوڑے کو ریس میں بھیج دیتی تھی اور ریس کے گھوڑے کو بارات میں بھیج دیتی تھی۔ اب ریس کا گھوڑا ریس میں، بارات کا گھوڑا بارات میں اور لنگڑا گھوڑا گھر جائے گا۔ راہل گاندھی نے کانگریس کے کچھ لیڈران پر دباؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''کچھ ایسے لیڈران ہیں جو بی جے پی کے دباؤ میں بیان دیتے ہیں، جبکہ کچھ لیڈران اپنی فرسٹریشن مٹانے کے لیے بیان دیتے ہیں۔ کچھ ایسے کانگریس لیڈران بھی ہیں جو بی جے پی کی مدد کرنے کے مقصد سے بیان دیتے ہیں۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''ضلعی صدور کے ذریعہ میں مستقبل کے 55 لیڈران تیار کرنا چاہتا ہوں۔ بغیر ضلعی صدور کے لوکل باڈی انتخاب اور اسمبلی انتخاب کے ٹکٹ طے نہیں ہوں گے۔'' ضلعی صدور سے متعلق راہل گاندھی نے یہ بات واضح کر دی کہ ضلعی صدور صرف نام کا نہیں، کام کا ہو۔ اگر کام نہیں کرتا ہے تو اسے ہٹا دیا جائے گا۔ یہ قطعی ضروری نہیں کہ ایک بار ضلعی صدر بنا تو ہمیشہ بنا رہے۔ ضلعی صدر پر یہ طے کیا جائے گا کہ لوکل باڈی الیکشن میں کانگریس کے کتنے ووٹ بڑھے، کتنے گھٹے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ مدھیہ پردیش میں ہمارے پاس 10 چہرے ہیں۔ ریاستی کانگریس کے پاس قیادت کی کمی نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی صاف کر دیا کہ پارٹی اب ڈسپلن نہ رکھنے والوں کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کرے گی۔ ہوسکتا ہے کہ پہلے ڈسپلن شکنی کو نظر انداز کیا گیا ہو، لیکن اب نہیں۔ پارٹی میں جو سلیپر سیل ہیں، ان پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ انھیں باہر کا راستہ دکھایا جائے گا۔

گوروگوگوئی نے سنبھالا آسام کانگریس کا عہدہ

سال 2026 کے اسمبلی انتخابات کی قیادت کے لیے تیار

گوہاٹی: آسام کے رکن لوک سبھا گورو گوگوئی نے منگل کو آسام کانگریس کے نئے صدر کے طور پر اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ وہ آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی قیادت کریں گے۔ پارٹی کی قیادت کی یہ ذمہ داری انہوں نے ریاستی کانگریس کے سابق صدر بھوپین کمار بورا سے لی، جنہوں نے تین سال سے زائد عرصے تک پارٹی کی قیادت کی۔ اس موقع پر کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری جتیندر سنگھ اور ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر دیوورت سکیا سمیت کئی سینئر رہنما بھی موجود تھے۔ گورو گوگوئی نے اپنی ذمہ داری سنبھالنے سے قبل کاماکھیا مندر میں حاضری دی اور اپنے جذبات کو تازہ کیا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے گورو گوگوئی نے کہا کہ پارٹی ہمیشہ مساوات اور شمولیت کے اصولوں پر کاربند رہے گی۔ انہوں نے کہا، ''ہم مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، ہیتیشور سکیا اور ترون گگوئی جیسے رہنماؤں کی نظریات سے متاثر ہوکر پارٹی کو آگے بڑھائیں گے۔'' گورو گوگوئی کو گزشتہ ہفتے پارٹی کی مرکزی قیادت نے آسام کانگریس کی صدارت کے لیے منتخب کیا تھا۔

کویت میں روزانہ 15 سے زائد طلاق کے معاملے

شہریت کے قانون میں تبدیلی بڑی وجہ

نئی دہلی: 3 / جون (ایجنسیز (کویت میں شادیوں اور طلاق کے حوالے سے حالیہ دنوں میں جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں وہ کافی حیران کن ہیں۔ ملک میں روزانہ تقریباً 15 کویتی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے 'شہریت کے قانون' میں ایک اہم تبدیلی کے بعد شادی کے پیٹرن میں بھی بڑی تبدیلی دیکھی جا رہی ہے۔ اب کویتی مردوں میں غیر ملکی خواتین سے شادی کرنے کا رجحان کم ہوتا جا رہا ہے اور کویتی خواتین سے شادی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ کویت کی وزارت انصاف کے شریعہ دستاویزی محکمہ کے ذریعہ جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2025 سے اپریل 2025 تک 2916 کویتی مردوں نے کویتی خواتین سے شادی کی۔ دوسری جانب غیر ملکی خواتین سے شادی کے 332 معاملے سامنے آئے ہیں۔ اس دوران 133 کویتی خواتین نے بھی غیر ملکی مردوں سے شادی کی۔ جبکہ 44 کویتی مردوں اور 10 خواتین نے بدویوں (بے وطن افراد) سے شادی کی ہے۔ طلاق کے اعداد و شمار کی بات کی جائے تو رواں سال جنوری سے اپریل تک کل 1419 کویتی میاں- بیوی نے ایک دوسرے سے طلاق لیا۔ اس کے علاوہ 332 کویتی مردوں نے اپنی غیر کویتی بیویوں سے اور 141 کویتی خواتین نے غیر کویتی شوہروں سے طلاق لیا۔ یعنی کہ روزانہ اوسطاً 15 سے زائد طلاق کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کویت کے خاندانی ڈھانچے اور سماجی تبدیلیوں پر سوال کھڑے کر رہے ہیں۔ کویت میں بڑے پیمانے پر ہو رہے طلاق کی اہم وجہ 'امیری ڈکری' میں کی گئی ترمیم بتائی جا رہی ہے۔ اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ کسی کویتی شخص سے شادی کرنے والی غیر ملکی خاتون کو خود بخود شہریت نہیں ملے گی۔ اس قانون کا مقصد کویتی شناخت کو محفوظ رکھنا اور آبادی کے ڈھانچے میں توازن برقرار رکھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کویتی شخص زیادہ تر کویتی خاتون سے ہی شادی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اگر شادی کے رجحانوں کی بات کی جائے تو اب 75 فیصد شادیاں صرف کویتی شہریوں کے درمیان ہو رہی ہیں۔ جبکہ غیر ملکی جوڑوں کے درمیان شادی کی شرح صرف 4.13 فیصد ہے۔ کویتی مرد اور غیر ملکی خاتون کے درمیان شادی کی شرح 4.8 فیصد اور غیر ملکی مرد اور کویتی خاتون کے درمیان شادی کی شرح صرف 2.3 تک محدود رہ گئی ہے۔

ہزاری باغ: 3 مزدوروں کی لاشیں برآمد، گاؤں میں کہرام

ہزاری باغ: جھارکھنڈ کے ضلع ہزاری باغ میں واقع کیرے ڈاری علاقے میں کوئلے کی ایک غیر قانونی کان میں پیش آئے افسوسناک واقعے میں تین مزدوروں پھنس گئے تھے، جن کی لاشیں 13 دن کی طویل تلاش کے بعد پیر کی رات نکال لی گئیں۔ ان مزدوروں کی شناخت 45 سالہ پرمود شاہ، 25 سالہ اُمیش کمار اور 24 سالہ نوشاد انصاری کے طور پر ہوئی ہے، جو کیرے ڈاری تھانہ حلقے کے گنڈا بیر گاؤں کے رہنے والے تھے۔ 13 دن قبل موسلا دھار بارش کے باعث کھاوا ندی میں طغیانی آ گئی تھی جس کی زد میں آ کر یہ تینوں مزدور غیر قانونی کان کے اندر پھنس گئے تھے۔ یہ علاقہ غیر قانونی کوئلہ نکالنے والی سرگرمیوں کے لیے بدنام ہے، جہاں درجنوں زیر زمین سرنگیں کوئلہ مافیا کے کنٹرول میں ہیں اور روزانہ سینکڑوں مزدور خطرہ مول لے کر کام کرتے ہیں۔ حادثے کے فوراً بعد نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کی ٹیم نے تین دنوں تک ریسکیو آپریشن چلایا لیکن کان میں پانی بھر جانے کے سبب انہیں کامیابی نہ مل سکی۔ بعد ازاں نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن (این ٹی پی سی) اور ایک نجی کمپنی کی مدد سے کان سے پانی نکالنے کا عمل شروع کیا گیا۔ جیسے ہی پانی کی سطح کم ہوئی، پیر کی شب مقامی دیہاتیوں نے مزدوروں کی لاشیں برآمد کر لیں۔

یوکرین نے پوتن کے 1100 فوجیوں کو اتارا موت کے گھاٹ

میکسیکو: روس پر سب سے بڑے ڈرون حملہ کے بعد یوکرین نے مزید ایک زوردار دھچکا اپنے دشمن ملک کو دیا ہے۔ جنرل اسٹاف کے ذریعہ دی گئی خبروں کے مطابق یوکرین نے گزشتہ 24 گھنٹوں میں ولادیمیر پوتن کے 1100 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بیشتر فوجیوں کو کرسک اور سومی علاقے میں مارا گیا ہے۔ جنرل اسٹاف کا دعویٰ ہے کہ اب تک یوکرین نے روس کے تقریباً 990880 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ 'دی کیف انڈیپنڈنٹ' میں شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں یوکرینی اسٹرائیک کے سبب تقریباً 1100 روسی فوجیوں کی ہلاکت ہوئی ہے۔

جے این یو میں اب 'کُل پتی' کی جگہ ہوں گے 'کُل گرو'، ورکنگ کونسل کی میٹنگ میں لیا گیا اہم فیصلہ

نئی دہلی: جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) میں اب 'کُل پتی' کی جگہ 'کُل گرو' ہوں گے۔ یونیورسٹی نے وائس چانسلر کے ہندی نام 'کُل پتی' کی جگہ اب اسے 'کُل گرو' کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ وائس چانسلر کے عہدہ کو 'جنڈر نیوٹرل' یعنی جنسی مساوات ظاہر کرنے کے مقصد سے لیا گیا ہے۔ جے این یو ورکنگ کونسل کی میٹنگ کے دوران یہ اطلاع دی گئی ہے۔ اس تبدیلی کی تجویز جے این یو کی وائس چانسلر شانتی شری دھولیپوڈی پنڈت نے پیش کی تھی۔ اب ڈگری اور دیگر تعلیمی دستاویزوں میں 'کُل پتی' کی جگہ 'کُل گرو' ہی لکھا جائے گا۔ جے این یو نے وائس چانسلر کے سرکاری عہدہ کے طور پر ہندی لفظ 'کُل پتی' (جس کا مطلب ہے کسی کنبہ یا ادارہ کا سربراہ) کی جگہ 'کُل گرو' (جس کا مطلب ہے استاذ) رکھنے کا فیصلہ راجستھان میں اسی طرح کے اقدام کے بعد کیا ہے۔ وہاں ریاستی حکومت نے رواں سال فروری میں راجستھان یونیورسٹی قانون (ترمیم) بل، 2025 پیش کیا تھا۔ اس اقدام کا مقصد قدیم علمی روایت کو برقرار رکھنا ہے۔ راجستھان کی یونیورسٹیز میں 'کُل پتی' کو 'کُل گرو' کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں راجستھان قانون ساز اسمبلی میں رواں سال مارچ میں ایک بل پاس کیا گیا تھا۔

'ون نیشن، ون ہسبنڈ نام کی اسکیم چل رہی ہے کیا؟'

بھگونت نے 'ہر گھر سندور' معاملہ پر بی جے پی کو بنایا ہدف تنقید

امرتسر: 3 / جون (ایجنسیز (پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے لدھیانہ ضمنی اسمبلی انتخاب میں 'آپریشن سندور' کے نام پر ووٹ مانگنے پر بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ مان نے پریس کانفرنس کے دوران نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''بی جے پی آپریشن سندور کے نام پر لوگوں سے ووٹ مانگ رہی ہے۔ لوگوں کے گھروں میں سندور بھیج رہی ہے۔ کیا آپ مودی کے نام کا سندور لگائیں گے؟ کوئی ون نیشن ون ہسبنڈ نام کی اسکیم چل رہی ہے کیا؟'' حالانکہ بی جے پی پہلے ہی ان خبروں کی تردید کر چکی ہے، جن میں یہ کہا گیا تھا کہ پارٹی کے کارکنان گھر گھر سندور پہنچائیں گے۔ بھگونت مان کے مذکورہ بیان پر بی جے پی نے جوابی حملہ کیا ہے۔ پنجاب بی جے پی کے ترجمان پریت پال سنگھ بالیوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بھگونت مان کے بیان کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ''آپریشن سندور کا مذاق اڑاتے ہوئے وہ بے شرمی سے پوچھتے ہیں کیا آپ مودی کے نام کا سندور لگائیں گے؟ کیا یہ ون نیشن، ون ہسبنڈ ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہر گھر سندور بھیجنے سے متعلق بی جے پی کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 22 اپریل کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردوں نے 26 سیاحوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ خفیہ ایجنسی کے ذریعہ دی گئی جانکاری میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ اس دہشت گردانہ حملہ کے پیچھے پاکستان میں پرورش پا رہے دہشت گردوں کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد ہندوستان نے پاکستان پر سختی کرتے ہوئے کئی اہم فیصلے لیے تھے، جس میں سب سے اہم 'سندھ آبی معاہدہ' کی معطلی تھا۔ اس کے بعد 7 مئی کو دیر رات ہندوستان نے 'آپریشن سندور' کے تحت پاکستان پر سرجیکل اسٹرائیک کر دیا تھا۔ اس اسٹرائیک کے دوران پاکستان میں موجود دہشت گردوں کے کچھ ٹھکانوں کو نیست و نابود کر دیا گیا تھا، اس آپریشن میں 100 سے زائد دہشت گرد مارے گئے تھے۔

نیٹ- پی جی امتحان ملتوی، بہتر انتظامات اور امتحان مراکز کی تعداد بڑھانے کی تیاری، نئی تاریخ کا اعلان جلد

نئی دہلی: نیشنل بورڈ آف ایگزامینیشن ان میڈیکل سائنس (این بی ای ایم ایس) کی طرف سے نیٹ- پی جی 2025 (NEET-PG) امتحان کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یہ امتحان 15 جون کو ہونے والا تھا۔ این بی ای کی طرف سے جاری سرکاری نوٹس میں یہ اطلاع دی گئی ہے۔ امیدوار ویب سائٹ natboard.edu.in پر جا کر اس سے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ این بی ای ایم ایس کے ذریعہ جاری کی گئی نوٹس کے مطابق امتحان اب ایک ہی نشست میں منعقد ہوگی۔ ایک پالی میں امتحان کرانے کے لیے امتحان مراکز کے انتظام کو لے کر نیٹ- 2025 کو ملتوی کیا گیا۔ جلد ہی امتحان کی نئی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

16 ہزار کی رشوت کے معاملے میں دو خاتون تلاٹھی عہدیداران گرفتار

ناندیڑ: 3 جون (ورق تازہ نیوز) اپنی بیوی کے نام پر زمین کے 7/12 دستاویزات کی منتقلی کے لیے 16 ہزار روپے رشوت لیتے وقت لاندی تعلقہ کی دو خواتین تلھاتی (پٹواری) کو انسدادِ رشوت ستانی محکمہ نے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا ہے۔ متاثرہ خاتون کا تعلق کنڈلگاوں سے ہے، اور ان کے شوہر کسان ہیں۔ ان کے پاس 17 ایکڑ زمین ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کے نام پر زمین منتقل کرنے کے لیے تحصیل دفتر میں درخواست دی تھی۔ اس دوران انہوں نے زبانی طور پر دونوں خاتون تلھاتیوں سے ملاقات کی، جنہوں نے 40 ہزار روپے کا مطالبہ کیا، اور فوری طور پر 17 ہزار روپے رشوت طلب کی۔ یہ واقعہ 29 مئی 2025 کو پیش آیا۔ شکایت دہندہ نے یہ بات اپنے شوہر کو بتائی، جس پر انہوں نے انسدادِ رشوت ستانی محکمہ سے رجوع کیا۔ اس کے بعد شکایت دہندہ نے دوبارہ تلھاتیوں سے ملاقات کی، اور اس وقت ان سے 18 ہزار روپے کی مزید مانگ کی گئی۔ اس وقت خاتون تلھاتی نے کہا کہ 18 ہزار روپے کم ہیں، مزید رقم دینا ہوگی۔ بعد ازاں، 3 جون 2025 کو انسدادِ رشوت ستانی کی ٹیم نے منصوبہ بند کارروائی میں دونوں تلھاتی خواتین کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ دونوں کا نام س※± جا تا شنکر گاو※ ڑے (25 سال، رہائشی کنڈلگاو※ں تعلقہ لاندی) اور سنجنا شنکر گایے (25 سال، رہائشی ناندیڑ) ہے۔ انسدادِ رشوت ستانی کے عملے نے ان کے قبضے سے 6 ہزار 620 روپے اور سجاتا گایے کے قبضے سے 18 ہزار 820 روپے ضبط کیے ہیں۔ دونوں تلھاتیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس انسپکٹر سونیا ٹنگر، پولیس انسپکٹر پرشانت پوار، تفتیشی افسر ستیش انگورکر، نائب پولیس انسپکٹر نریندر سوس، اور دیگر افسران کی نگرانی میں انجام دی گئی۔ معاملہ امبڑکر گجانن راجورکر پولیس تھانے کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

اتوارہ پولس نے تقریباً چار لاکھ مالیت کے 11 مویشی ضبط کئے

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) اتوارہ پولیس نے کل رات دو مقامات سے کل 11 مویشیوں کو ضبط کیا ہے۔ ان مویشیوں کی کل مالیت 3 لاکھ 70 ہزار روپے ہے۔ 2 جون کی رات اتوارا پولیس اسٹیشن میں گشت کے دوران پولیس انسپکٹر رنجیت بھوئیٹے اور کرائم انویسٹی گیشن ٹیم کے افسران اور عملہ کو اسلام پورہ میں ریلوے گودام کے پیچھے مویشیوں کی موجودگی کی اطلاع ملی، تو انہوں نے اس جگہ پر چھاپہ مارا۔ اس جگہ سے کل 11 مویشی ضبط کیے گئے۔ ان کی کل مالیت 3 لاکھ 70 ہزار روپے ہے۔ یہ کارروائی پولیس انسپکٹر رنجیت بھوٹے، اسسٹنٹ پولس انسپکٹر چوان، کرائم انویسٹی گیشن ٹیم کے سربراہ پولیس سب انسپکٹر رمیش گائیکواڑ، پولس انملدار موہن ہاکے، شیخ واجد، دھیرج کوملوار، لکشمن دسرواڑ، نذر اعظم دیشمکھ، اسرائیل، ارجن منڈے، شیخ رام داس نے کی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار نائک نے اٹوارہ پولیس کی ستائش کی ہے۔ پولس افسر دھیرج کمار کوملوار اور موہن ہاکے نے دو الگ الگ شکایتیں درج کرائی ہیں، جس کے بعد مقدمہ نمبر 184، 185 / 2025 درج کیا گیا ہے۔ ان مقدمات میں اسلام پورہ کے رہنے والے شیخ رحیم شیخ خواجہ اور سائی نگر کے محمد ذاکر محمد فاروق کو ملزم نامزد کیا گیا ہے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
04 June 2025

یوکرین کے آپریشن سپائڈر ویب میں کتنے بمبار طیارے تباہ ہوئے اور اس سے روس کی جنگی صلاحیت کیسے متاثر ہوگی؟

بی بی سی رشیئن کی تحقیق کے مطابق یکم جون کو یوکرین کے ڈرون حملوں کے نتیجے میں روس کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے اور سٹریٹیجک ایئر فیلڈز پر موجود 11 سے زیادہ طیارے تباہ ہو گئے یا انھیں نقصان پہنچا۔ ان حملوں میں جن روسی طیاروں کو نشانہ بنایا گیا ان میں Tu-95 اور Tu-22M3 جیسے سٹریٹیجک نیوکلیئر بمبار طیارے شامل تھے۔ روس کے کم از کم دو ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا گیا جبکہ ڈرون کو لانچ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے ٹریلر میں آگ لگنے کی وجہ سے آمور کے علاقے میں حملہ نہیں کیا گیا۔ حملے کے روز یوکرین نے روس کے متعدد فضائی اڈوں پر کیے گئے ڈرون حملوں میں 40 سے زائد روسی بمبار طیاروں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ نشانہ بنائے گئے ہوائی اڈوں پر 34 فیصد کروز میزائل بردار جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے حملے کے بارے میں تفصیلات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ اس حملے میں 117 ڈرون استعمال کیے گئے۔ ٹیلی گرام پر ان کی پوسٹ میں کہا گیا کہ 'سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارے آپریشن مراکز ان کے ایک علاقے میں روس کے ایف ایس بی (روس کی سکیورٹی سروس) کے بالکل قریب واقع تھا۔' تاہم آزادانہ طور پر ابھی تک ان دعوؤں کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ ڈرون حملے سے روس کے نیوکلیئر ٹرائیڈ کو نقصان تو پہنچا لیکن یہ کوئی بہت بڑا نقصان بھی نہیں۔ ان حملوں سے روس کی جوہری طاقت کم نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کی یوکرین پر میزائل فائر کرنے کے لیے باقی طیاروں کی صلاحیت پر فرق پڑے گا۔ لیکن روس کو اس طرح کے حملوں کے ممکنہ خطرے کے بارے میں اب کچھ کرنا پڑے گا اور اس کے لیے حفاظتی اقدامات کافی مہنگے ثابت ہوسکتے ہیں۔

روس کی کن ایئر فیلڈز کو نشانہ بنایا گیا؟

ایرکتسک میں بیلایا بیس کو نشانہ بنایا گیا، جس کی تصدیق روسی وزارت دفاع نے بھی کی۔ اس ایئر فیلڈ میں اتوار کو فلمائی گئی ایک ویڈیو کے مطابق وہاں پر نہ صرف Tu-22M3 موجود تھے بلکہ شاید وہاں پر Tu-95MS اور Tu-160 بمبار طیارے بھی موجود تھے۔ اتوار کو دور سے بنائی گئی ایک فوٹیج میں طیاروں کے پارکنگ ایریا سے دھواں اٹھتے دیکھا جا سکتا ہے۔ فوٹیج میں Tu-160 بمبار طیارے نظر تو آرہے ہیں تاہم اس بات کا اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ کس طیارے کو کتنا نقصان پہنچا۔ پیر کے روز اوپن سورس انٹیلیجنس (او ایس آئی این ٹی) کے تجزیہ کار کرس بگرز نے سیٹلائٹ تصاویر شیئر کیں جس میں روس کے اس فضائی اڈے پر تین تباہ شدہ Tu-95 جبکہ ایک Tu-22M3 کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی تین تباہ شدہ طیارے نظر آتے ہیں، جو شاید Tu-22M3 ہیں۔ ان سیٹلائٹ تصاویر کو کرس بگرز نے ایڈیٹ کر کے کیپشن دی ہیں لہذا ان سے صحیح صورتحال کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ روس کی وزارت دفاع نے تصدیق کی ہے کہ مورمانسک میں اولینیا کے ہوائی اڈے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ یہاں بھی مستقل طور پر Tu-22M3 بمبار طیارے موجود رہتے ہیں۔ اتوار کے روز Tu-95 بمبار طیاروں پر حملہ کرنے والے ڈرونز کی ویڈیوز آن لائن سامنے آئیں۔ اوپن سورس انٹیلیجنس کے چینل او ایس آئی این ٹی ٹیکنیکل نے یہ فوٹیج شائع کرتے ہوئے کہا کہ یہ اولینیا کا ہوائی اڈہ ہے۔ ایئر فیلڈز کی سیٹلائٹ تصاویر کا جائزہ لینے والے ایک اور چینل ایوی ویکٹر نے بھی تصدیق کی کہ یہ اولینیا کا ہوائی اڈہ ہے۔ اس ریکارڈنگ کے مطابق یہاں چار طیاروں کو آگ لگی جن میں سے تین Tu-95MS جبکہ ایک An-12 تھا تاہم او ایس آئی این ٹی ٹیکنیکل کے مطابق جن طیاروں کو آگ لگی وہ چاروں Tu-95MS تھے۔ ریازان کے علاقے میں دیاگیلوو فضائی اڈے پر بھی دن بھر فضائی حملوں کی اطلاعات تھیں۔ ریازان کے گورنر نے اپنے ٹیلی گرام چینل پر ڈرون حملے کے بارے میں متعدد پیغامات کیے اور بتایا کہ رہائشی عمارتوں کو معمولی نقصان پہنچا تاہم انھوں نے ایئر فیلڈ پر کسی حملے کی اطلاع نہیں دی۔ دوسری جانب روس کی وزارت دفاع نے ریازان میں ڈرون کی موجودگی کی اطلاع دی تاہم اس بارے میں کوئی تصدیق سامنے نہیں آئی کہ اس ہوائی اڈے پر موجود کسی طیارے کو نقصان پہنچا۔ واضح رہے کہ اس ہوائی اڈے پر بھی Tu-22M3 اور Tu-95MS سمیت تربیتی جہاز بھی موجود ہوتے ہیں۔ ایوانوو کے فضائی اڈے پر بھی حملے کی اطلاعات تھیں تاہم وہاں سے بھی کوئی فوٹیج سامنے نہیں آئی۔ سوشل میڈیا پر ساراٹوف کے خطے میں اینگلز۔ٹو کی ایئر فیلڈ کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا تاہم اس بارے میں کوئی شواہد سامنے نہیں آئے۔ (بی بی سی اُردو سروس)

میلونی اور مودی کی میلوڈی: مرا خون جگر سیندور بن جائے تو اچھا ہو

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

وزیراعظم نریندر مودی پر ایسا برا وقت آئے گا یہ ان کے بھگتوں نے تو دور دشمنوں نے بھی نہیں سوچا تھا۔ عالمی تنہائی کے اس عالم میں موصوف سوچ رہے ہوں گے کہ کاش وہ پچھلا انتخاب ہار جاتے۔ راہل گاندھی کو جی 7 میں نہیں بلایا جاتا تو پورا سنگھ پریوار آسمان سر پر اٹھا لیتا اور انہیں یاد کرتا۔ وہ ڈنکا بجاتا پھرتا کہ کاش مودی جی ہوتے کہ جن کو 2019 کے بعد ہر سال آن، بان اور شان کے ساتھ بلایا جاتا رہا۔ ان کی خوشنما تصویریں، ویڈیوز اور سیلفی شیئر کرکے ہندوتوا کے سنہرے دور کو یاد کیا جاتا اور پھر اسے لانے کا عزم ہوتا لیکن برا ہو حسد کے مارے گوروں کا کہ جنھوں نے ہمارے وشو گرو (عظیم عالمی رہنما) کو دھتکار دیا۔ جی 7 میں جانے کی اس وقت جتنی زیادہ ضرورت تھی پہلے کبھی نہیں تھی۔ جو کام 7 عدد وفود نہیں کرپائے وہ مودی جی اکیلے کر ڈالتے اس لیے کہ وہ خود نعرہ لگا چکے ہیں 'ایک اکیلا سب پر بھاری!' لیکن اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ 'ایک اکیلا ایسی خواری؟' گودی میڈیا سے عالمی رہنماؤں کے ساتھ مودی کی تصویریں چھاپ کر جھوٹی خبر پھیلانے کا نادر موقع چھن گیا ورنہ سیندور کی ڈبیا سے نکال کر یہ سرخی اچھالی جاتی کہ پاکستان کے خلاف دنیا کے اہم ترین رہنما وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ چین کی بڑھتی ہوئی طاقت سے پریشان گوروں کی مشکلات میں اضافے کے لیے برکس نامی وفاق بنا کر اس میں ہندوستان کو بڑے تزک احتشام کے ساتھ شامل کیا گیا مگر برا ہو مودی سرکار کی ناعاقبت اندیشی کا کہ اس نے امریکہ کی خوشنودی کے لیے وہاں بھی اپنا وقار گنوا دیا۔ صدر ٹرمپ نے جب وزیر اعظم نریندر مودی کے منہ پر برکس کی موت کا اعلان کیا تو موصوف مسکراتے دکھائی دیئے اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اعلان کردیا کہ ہندوستان ڈالر کے آگے سرِ تسلیم خم کرکے اسی میں کاروبار کرے گا یعنی برکس کی کرنسی کو نہیں اپنائے گا۔ یہ عمل برکس کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے جیسا تھا مگر توقع تھی کہ 'سردار (ٹرمپ) خوش ہوگا، شاباشی دے گا' لیکن پہلگام کے بعد جب آزمائش کا وقت آیا تو بازی الٹ گئی۔ امریکہ نے پہلے تو ہندوستان و پاکستان کو ہم پلہ رکھ کر عظیم ممالک کہا اور اس کے بعد پاکستان کے لیے معاشی تعاون کا دروازہ کھول دیا۔ اس جی 7 کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ برکس میں شامل امریکہ کو آنکھیں دکھانے والے برازیل کو اجلاس میں شرکت کا دعوتنامہ مل گیا۔ اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ کرنے والے برکس رکن جنوبی افریقہ کو بھی بلایا گیا۔ حد تو یہ ہے کیمرے کے سامنے صدر ٹرمپ اور ان کے نائب وینس سے 'تو تو میں میں' کرنے والے یوکرین کے سربراہ زیلنسکی بھی بلائے گئے۔ دور دراز سے آسٹریلیا کو دعوت دی گئی مگر بیچارے مودی منہ تکتے رہ گئے۔ اس کا سفارتی پیغام یہ ہے کہ دُم ہلانے والوں کو احترام نہیں ملتا بلکہ نظر انداز کردیا جاتا ہے مگر جو سر اٹھا کر اپنی بات کرنے والے سرخرو ہوتے ہیں۔ مودی جی اگر اس حقیقت سے واقف ہوتے تو اس تنہائی کا شکار نہ ہوتے۔ فی الحال دنیا میں ایک طرف چین نواز برکس ممالک کا وفاق ہے اور اس میں اپنی امریکہ نوازی کے سبب بھی ہندوستان اپنا اعتبار کھو چکا ہے اور امریکی سربراہی میں کام کرنے والے جی 7 ممالک اجلاس میں شرکت سے محرومی 'نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم' کی مصداق ہے۔ پہلگام حملے کے بعد جب مودی سرکار نے محسوس کیا کہ عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے تو سات کثیر الجماعتی وفود کو 33 عالمی دارالحکومتوں کا دورہ کرنے کے لیے روانہ کیا گیا۔ اس کا مقصد پاکستان کے منصوبوں اور دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے ردعمل کے بارے میں بین الاقوامی برادری کو اپنا موقف سمجھانا تھا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان ممالک کی فہرست سے کینیڈا کا نام غائب تھا حالانکہ کئی وجوہات کی بناء پر وہاں جانا ضروری تھا۔ اول تو یہ کہ ماضی میں ہند کینیڈا تعلقات کشیدہ رہے ہیں۔ خوش قسمتی سے سابق وزیر اعظم ٹروڈو انتخاب ہار گئے اور گودی میڈیا نے انہیں ہرانے کا کریڈٹ بھی مودی جی کو دے دیا۔ کینیڈا کے ایوان بالا میں اس بار 22 ہندوستانی نژاد ارکان پارلیمان نے منتخب ہوکر پچھلی مدت میں 17 کا ریکارڈ توڑ دیا۔ ان حقائق کے باوجود کینیڈا کو نظر انداز کرنا اس لیے بھی حیرت انگیز تھا کیونکہ وہاں سکھ علحیدگی پسندوں کے اثرات کو زائل کرنا ضروری ہے مگر ان وفود کو ایسے چیلنج سے دور رکھ کر نرم چارہ کھلایا گیا تاکہ اچھی تصاویر چھپ سکیں۔ کینیڈا کے نئے وزیر اعظم مارک کارنی کو ان کی جیت پر مبارکباد دیتے ہوئے مودی جی نے امید ظاہر کی تھی کہ وہاں کی پارلیمنٹ میں ہندوستانی نژاد آوازوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی ہم آہنگی میں اضافہ کرے گی اور لوگوں کے درمیان گہرے تعلقات، باہمی احترام اور دو متحرک جمہوریتوں کے بیچ پائیدار قریبی تعلقات کا فروغ ہوگا۔ ان چکنی چپڑی باتوں میں آکر کینیڈا کی ہندوستانی نژاد وزیر خارجہ انیتا آنند نے اپنے ہندوستانی ہم منصب کے ساتھ "نتیجہ خیز بات چیت" کرکے اقتصادی تعاون بڑھانے پر زور دیا۔ اس کے بعد اگر ہندوستانی وفد کینیڈا جاتا تو حالات میں مزید بہتری آتی اور یہ حالت نہ ہوتی کہ جی 7 کا دعوتنامہ ہی نہ ملتا۔ کینیڈا کو نظر انداز کرکے محکمۂ خارجہ نے وہاں موجود خالصتان نوازوں کو اپنا موقف رکھنے کا بہترین موقع دے دیا جو انسانی حقوق، فوجداری انصاف، اور تارکین وطن کی آواز کا حوالہ دے کر حکومت ہند کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جی 7 میں وزیر اعظم نریندر مودی کی غیر موجودگی ان کی کامیابی اور وزارتِ خارجہ کی ناکامی ہے۔ کینیڈا کی سکھ برادری اپنی حکومت سے جی 7 سربراہی اجلاس میں نریندر مودی کو مدعو نہ کرنے کا مطالبہ کرچکی ہے۔ ٹورنٹو کی سکھ فیڈریشن کا مؤقف ہے کہ جب تک کینیڈا میں سکھوں کی ٹارگٹ کلنگ کی مجرمانہ تحقیقات میں ہندوستان تعاون نہیں کرتا مودی کو جی 7 اجلاس میں مدعو نہ کیا جائے۔ سکھ تنظیموں نے واضح کیا کہ انسانی حقوق کو اقتصادی مفادات پر ترجیح دی جانی چاہیے۔ یہ بیان کینیڈین وزیرِ خارجہ انیتا آنند کے ہندوستانی ہم منصب کے ساتھ اقتصادی تعاون بڑھانے کی پیشکش کے فوراً بعد سامنے آگیا تھا۔ سکھ برادری کا کہنا تھا کہ کینیڈین حکومت کو اقتصادی تعلقات سے بڑھ کر انسانی اقدار اور اپنے شہریوں کی حفاظت کو اہمیت دینی چاہیے۔ ٹورنٹو میں قائم 'سکھ فیڈریشن' اور 'ورلڈ سکھ آرگنائزیشن' کا الزام ہے کہ ہندوستان کینیڈا میں جاری مجرمانہ تحقیقات میں تعاون نہیں کرتا۔ سکھ تنظیموں کے مطابق 2023 میں وینکوور کے قریب سکھ رہنما ہردیپ سنگھ نجر کے قتل میں حکومت ہند کا کردار ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان پر کئی دیگر پرتشدد واقعات میں بھی ملوث ہونے کا الزام ہے۔ مذکورہ بالا الزامات کے جواب میں دیسی جیمس بانڈ اجیت ڈوول اور امیت شاہ کو آگے بڑھ کر یہ کہنا چاہیے کہ ہم اگر پاکستان میں دہشت گردوں کو مار سکتے ہیں تو کینیڈا میں کیوں نہیں؟ مودی جی عوامی خطاب میں یہ کیوں نہیں کہتے کہ 'خالصتانی بولی کے جواب میں ہمارے پاس گولی ہے'؟ اپنے لوگوں کے سامنے گرجنا جس قدر آسان ہے باہر جاکر برسنا اتنا ہی مشکل ہے اور اسی پریشانی سے ملک گزر رہا ہے۔ عصرِ حاضر میں میڈیا نے سرحدوں کو منہدم کردیا ہے۔ وزیر اعظم کا کسی دیہات میں دیا جانے والا ایک اشتعال انگیز بیان منٹوں میں ساری دنیا پر چھا جاتا ہے اور اس سے ملک کی شبیہ بگڑ جاتی ہے۔ امسال 29 جنوری (2025) کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایک ایگزیکٹو آرڈر کے بعد امریکہ نے غیر ملکی امداد کو عارضی طور پر معطل کردیا تھا تو ہمارا میڈیا بغلیں بجا رہا تھا کہ اب وہ کٹورہ لے کر دنیا بھر میں بھیک مانگتا پھرے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ پہلے تو آئی ایم ایف نے 3.1 بلین ڈالر کی مدد دے کر جھٹکا دیا لیکن اس کے بعد ورلڈ بنک نے تو کمال کردیا۔ حکومتِ پاکستان نے عالمی بنک سے بیس بلین ڈالر کا قرض مانگا تو جواب میں امریکہ نے چالیس بلین ڈالر کی رقم دلوادی۔ آپریشن سیندور کی مہربانی سے نہ صرف چین بلکہ امریکہ اور روس بھی مہربان ہو گئے ہیں۔ روس نے ابھی حال میں پاکستان کے ساتھ ۲۲ ملین ڈالر کا سودہ کیا تو چین نے ۳ء۷ ملین ڈالر کا قرض دے دیا۔ پاکستان پر ہونے والی اس سیندوری برسات کو چونکہ گودی میڈیا نے نظر انداز کردیا اس لیے مودی بھگت اس سے بے خبر ہیں۔ ان کی پریشانی یہ ہے کہ پچھلے جی 7 اجلاس میں مودی جی کے ساتھ سیلفی نکال میلوڈی بجانے والی اطالوی میلونی نے بھی آخر کیوں نظریں پھیر لیں؟ دراصل وہ بیچاری ڈر گئی ہوگی کہ کہیں مودی جی جوش میں آکر اسے سیندور کی ڈبیا تحفے میں نہ دے دیں۔ اس لیے کہ وہ بیچاری تو مانگ ہی نہیں نکالتی ایسے میں سیندور کہاں لگائے گی؟ اس کے باوجود اگر مودی جی کو موقع ملتا تو میلونی کو اپنی رگوں میں دوڑتے سیندور کی قسم کھا کر علی ظہیر رضوی کا یہ شعر ضرور سناتے۔

مرا خون جگر پر نور بن جائے تو اچھا ہو
تمہاری مانگ کا سیندور بن جائے تو اچھا ہو

"قافلہ کیوں لٹا؟" تنقیدی مطالعہ

قسط: پہلی

مَسعُود مَحبُوب خان (ممبئی)
09422724040

تاریخ نگاری صرف واقعات کی فہرست نہیں بلکہ ایک مخصوص زاویہ نگاہ کی آئینہ دار بھی ہوتی ہے۔ "کتاب "قافلہ کیوں لٹا؟" افغان نژاد امریکی مورخ تمیم انصاری کی انگریزی تصنیف A History of the World Through:Destiny Disrupted Islamic Eyes کا اردو ترجمہ ہے، جس کا ترجمہ، مقدمہ اور حواشی محمد ذکی کرمانی نے انجام دیے ہیں۔ ایک ایسا ہی کام ہے جس میں اسلامی تاریخ کو مسلمانوں کی آنکھوں سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے، مگر یہ کوشش کئی پہلوؤں سے قابلِ تنقید ہے۔ اس تنقیدی مطالعے میں ہم درج ذیل نکات کا جائزہ لیں گے:

موضوع اور زاویۂ نگاہ — ایک فکری تجزیہ

تمیم انصاری صاحب اپنی کتاب میں ایک منفرد دعویٰ کرتے ہیں: وہ دنیا کی تاریخ کو "اسلامی نقطۂ نظر" سے بیان کرنا چاہتے ہیں ہی یعنی تاریخ کا وہ بیانیہ جو صدیوں سے مغربی فکر کے غلبے میں دب کر رہ گیا۔ انصاری کی تحریر اس امر کی گواہی دیتی ہے کہ وہ ایک باشعور، درد آشنا، اور حساس مؤرخ ہیں، جنہوں نے مغرب اور اسلام کے درمیان موجود فکری خلیج کو پاٹنے کی سنجیدہ کوشش کی ہے۔ تاہم، ان کی یہ کوشش ایک خاص ذہنی پس منظر کی اسیر دکھائی دیتی ہے، جس پر مغرب میں پرورش پانے والے ایک ترقی پسند، لبرل مسلم دانشور کی فکری تربیت کی گہری چھاپ نمایاں ہے۔ مصنف کا زاویہ نگاہ دراصل ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اسلامی تاریخ کی جھلکیاں تو دکھائی دیتی ہیں، مگر وہ عکس اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ ایک مغربی فکری سانچے میں ڈھلا ہوا، نرگسیت زدہ عکس معلوم ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ مسلم امہ کے دکھ، زوال، اور جدوجہد کا بیان کرتے ہیں، مگر ان کے الفاظ کے درمیان کہیں نہ کہیں ایک غیر محسوس فکری نرمی اور تاریخی مصالحت کی فضا موجود رہتی ہے، جو اسلام کی ان ٹھوس اقدار کو کمزور کر دیتی ہے جو صدیوں سے اس امت کا محور و مرکز رہی ہیں۔ جہاں وہ خلافت، شریعت، اور جہاد جیسے مفاہیم کو زیرِ بحث لاتے ہیں، وہاں ان کی تعبیرات مغرب کے سیاسی و فکری معیار کے ساتھ ہم آہنگ دکھائی دیتی ہیں۔ گویا وہ ان موضوعات کو اسلامی عقیدے کی روشنی میں نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے مغربی تنقیدی عدسے سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نتیجتاً، وہ اسلامی نظریۂ تاریخ کو نہ پوری طرح قبول کر پاتے ہیں، نہ رد کرتے ہیں بی بلکہ ایک تذبذب اور فکری مصلحت کے ساتھ اس کے اور مغربی سیکولر تاریخ کے درمیان ایک مصنوعی توازن قائم کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ان کی تحریر، بجائے تاریخی شعور کو اجاگر کرنے کے، تاریخی معنویت کو دھندلا دیتی ہے۔ کیونکہ جب تاریخ کو دینی وجدان سے الگ کر کے صرف انسانی تجربے، سیاسی مفادات، یا سماجی تبدیلیوں کی کسوٹی پر پرکھا جائے، تو اس کے اندر سے وہ روحانی ربط اور ایمانی تسلسل ختم ہو جاتا ہے جو اسلامی تاریخ کا جوہر ہے۔ انصاری صاحب کے بیانیے کی یہ کمزوری دراصل اس فکری بحران کی نمائندہ ہے جس کا سامنا آج کا تعلیم یافتہ مسلم ذہن کر رہا ہے: وہ اپنی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے دنیا سے ہم آہنگ رہنا چاہتا ہے، مگر ایسا کرتے ہوئے وہ نہ پوری طرح مغرب میں ضم ہو پاتا ہے، نہ اسلام کے قلبی شعور سے جُڑ پاتا ہے۔

خلافت اور سیاسی انحطاط — ایک فکری تجزیہ

تمیم انصاری صاحب کی تحریر میں خلافتِ راشدہ کو ایک سنہری باب کی حیثیت حاصل ہے بی ایک ایسا باب جس میں عدل، شفافیت، اور دینی شعور کی کامل جھلک نظر آتی ہے۔ وہ اس دور کو مثالی قرار دیتے ہیں، جس میں دین اور سیاست ایک ہی وحدت کا مظہر تھے۔ مگر جیسے ہی تاریخ خلافتِ امویہ اور عباسیہ کی طرف بڑھتی ہے، مصنف کا لہجہ بدل جاتا ہے بی اب تاریخ، اقدار سے زیادہ اقتدار کی کہانی بن جاتی ہے، اور خلافت کا مفہوم روحانی و نظری نہیں بلکہ محض سیاسی انتظامیہ کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ خلافتِ امویہ اور عباسیہ کو مصنف نے زیادہ تر سیاسی جبر، خاندانی کشمکش، اور شاہی درباروں کی رنگینیوں کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان ادوار کا تمام تر محور صرف طاقت کی کشمکش اور اقتدار کی منتقلی تک محدود ہو، جب کہ ان کے علمی، تمدنی، فقہی، اور تہذیبی اثرات کو یا تو نظر انداز کر دیا گیا ہے یا محض سطحی طور پر چُھوا گیا ہے۔ یہی رجحان خلافتِ عثمانیہ اور مغلیہ سلطنت کے ذکر میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ مصنف ان کے زوال کی وجوہات کو زیادہ تر داخلی کمزوری، بدعنوانی، اور جدید دنیا سے عدم ہم آہنگی کے تناظر میں بیان کرتے ہیں۔ گویا مسلم تہذیب کی شکست خوردگی ایک فطری یا داخلی حادثہ تھی، نہ کہ ایک منظم استعماری منصوبے کا نتیجہ۔ یہ نقطۂ نظر درحقیقت استعماری تاریخ نگاری کی گونج ہے بی وہی نقطۂ نظر جس نے مسلم زوال کو صرف مسلمانوں کی نااہلی، بے عملی اور علمی جمود کا شاخسانہ قرار دیا، جب کہ یورپی جارحیت، فکری نوآبادیات، اور فرقہ وارانہ سازشوں کو پسِ منظر میں دھکیل دیا۔ مصنف کی تحریر میں کہیں بھی وہ مستشرقانہ تدبیریں، لادینی تعلیمی منصوبے، اور دینی قیادت کی منظم بیخ کنی کا واضح تذکرہ نہیں جو مسلمانوں کی فکری بنیادیں کھوکھلی کرنے کے لیے استعمال کی گئیں۔ اس طرزِ بیان میں مسلم تاریخ کو ایک معتوب اور خودشکن قوم کی داستان کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس نے اپنی عظمت خود ہی گنوادی ہی اور یوں مغرب کو فتح اور غلبے کا اخلاقی جواز مل جاتا ہے۔ نتیجتاً، تاریخ صرف ایک قصہ گوئی نہیں رہتی، بلکہ وہ ایک فکری ہتھیار بن جاتی ہے جو اقوام کی روح کو شکست دینے کا کام کرتا ہے۔ انصاری صاحب نے اگرچہ نیتاً مسلمانوں کی تاریخ کو ایک مربوط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، مگر ان کی بیان کردہ داستان میں استعماری عینک کی دھند صاف دکھائی دیتی ہے، جو زوال کے اصل اسباب کی شناخت کو خلط ملط کر دیتی ہے۔ خلافت کے زوال کو محض داخلی خامیوں سے تعبیر کرنا، اس پوری روحانی و تہذیبی جنگ کو نظر انداز کرنا ہے جو صدیوں سے مغرب اور اسلام کے مابین جاری ہے۔

تصوف اور اصلاحی تحریکیں
فکری جمالیات اور مغالطہ آفرینی

قافلہ کیوں لٹا؟ (Destiny Disrupted) میں تمیم انصاری صاحب جب اسلامی تاریخ کے روحانی منظرنامے پر نظر ڈالتے ہیں، تو ان کی نگاہ صوفی تحریکوں پر جا ٹھہرتی ہے ہی وہ تحریکیں جو صدیوں سے ظلمت کے اندھیروں میں نور کی کرن بن کر اُبھریں، اور جنھوں نے ٹوٹے دلوں، شکستہ معاشروں، اور زوال یافتہ اقوام کو نئی روح عطا کی۔ انصاری صوفیاء کو ان کے معاشرتی اثرات کی حد تک سراہتے ہیں، انہیں "امن پسند مفکرین" اور "روحانی مصالحت کاروں" کے طور پر پیش کرتے ہیں، لیکن وہ ان صوفی تحریکوں کے اس علمی، فقہی اور تہذیبی عمق کو پوری طرح اجاگر نہیں کرتے جس نے اسلامی تمدن کو ایک باطنی جلال اور علمی کمال بخشا۔ تصوف کو محض روحانی نرمی، عوامی مقبولیت، یا معاشرتی امن کی کوشش تک محدود کردینا ایک ایسا مغالطہ ہے جو استشراقی (Orientalist) طرزِ فکر کا پروردہ ہے۔ یہ وہی فکر ہے جو روحانیت کو سیاست سے الگ، اور اخلاقیات کو شریعت سے بیگانہ سمجھتی ہے۔ مصنف کی تحریر میں بھی یہی خفیف رجحان دکھائی دیتا ہے، جہاں تصوف کا عرفانی پہلو تو چمکتا ہے، مگر اس کے اصلاحی، مزاحمتی، اور انقلابی رنگ کہیں دب کر رہ جاتے ہیں۔ اسی تناظر میں وہ ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، اور سید احمد شہیدؒ جیسے مجددین کا ذکر کرتے ہیں ہی ایسے مردانِ حق جنہوں نے زمانے کی ستم ظریفیوں کے بیچ دین کی شمع کو فروزاں رکھا، طاغوت سے ٹکرانے کا حوصلہ دیا، اور کتاب و سنّت کو عمل کی بنیاد بنایا۔ مگر مصنف ان عظیم شخصیات کو ایک خاص زاویے سے دیکھتے ہیں ہی وہ انہیں اصلاح کے بجائے شدّت پسندی کے سایے میں پیش کرتے ہیں۔ ان کی تحریر میں یہ مفکرین بجائے نجات دہندہ کے، گویا مغالطہ انگیز متشدد تحریکوں کے پیش رو دکھائی دیتے ہیں۔ یہی اسلوب دراصل استشراقی تاریخ نگاری کا وہ پرانا زاویہ ہے، جس کے تحت ہر "تحریکِ احیاءِ دین" کو یا تو بنیاد پرستی کہا جاتا ہے یا اسے رومانوی جذباتیت کا مظہر قرار دے کر تاریخ کے حاشیے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ انصاری صاحب بھی ہی شاید نادانستہ طور پر ہی اسی فکری سانچے میں ڈھلے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ان تحریکوں کو ان کے فکری سیاق، روحانی عمق، اور اجتہادی بصیرت کے ساتھ پیش نہیں کرتے، بلکہ انہیں ایک سیاسی ردِعمل کے طور پر بیان کرتے ہیں جو مغربی استعمار کے مقابلے میں جنم لے رہا تھا۔ یہ طرزِ تحریر اس عظیم جدوجہد کی روح کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے، جس میں ان علما نے باطن کی پاکیزگی اور ظاہر کی اصلاح کو یکجا کیا، اور تصوف و فقہ، عشق و شریعت، عقل و روحانیت، سب کو ایک لڑی میں پرو کر ایک ایسا اسلامی احیائی تصور پیش کیا جو نہ صرف فکری تھا بلکہ عملی اور انقلابی بھی۔ انصاری صاحب کی یہ فکری کوتاہی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جب تاریخ کو صرف سماجی تبدیلیوں، بیرونی اثرات، اور سیاسی ردِعمل کی عینک سے دیکھا جائے، تو اس کا روحانی تسلسل، نظریاتی بنیاد، اور دینی گہرائی کہیں کھو جاتی ہے۔ اور یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب "تحریک" کو "شدّت" اور "مجدد" کو "متعصب" بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ نوآبادیات اور مغربی استعمار ایک دبے دبے بیانیے کا تنقیدی تجزیہ: قافلہ کیوں لٹا؟ میں تمیم انصاری صاحب جب نوآبادیاتی عہد کے ہولناک باب کی طرف بڑھتے ہیں تو وہ اس پر خاصا تفصیلی مواد فراہم کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح یورپی طاقتیں مشرقی دنیا پر قابض ہوئیں، کس طرح سلطنتیں ٹوٹیں، معیشتیں تباہ ہوئیں، اور تمدنی ڈھانچے زمین بوس ہو گئے۔ مگر ان کی بیان کردہ داستان میں وہ تلخی، وہ چیخ، وہ مزاحمتی صدا موجود نہیں جو استعمار کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ مصنف کی تحریر میں نوآبادیات محض ایک "تاریخی تغیر"، ایک "عالمی موج"، یا یوں کہیے کہ ایک "ناگزیر حادثہ" بن کر سامنے آتی ہے ہی نہ کہ ایک منظم، دانستہ، اور سفاک منصوبہ بندی کا شاخسانہ۔ یہ بیانیہ مغرب کے استعماری پروجیکٹ کو تاریخی جبر سے زیادہ فکری تفوق کے طور پر پیش کرتا ہے۔ وہ برطانوی، فرانسیسی اور ڈچ استعمار کی ان گھناؤنی سازشوں کو محض انتظامی، تعلیمی یا تجارتی سرگرمیوں کے طور پر بیان کرتے ہیں، جن کے پیچھے اصل مقصد مسلم معاشروں کے عقیدے کو مجروح کرنا، ثقافت کو مسخ کرنا، اور قیادت کو بے دست و پا بنانا تھا۔ مصنف کا انداز تحریر ان نازک لمحوں کو مفروضہ ارتقا کے مراحل کی طرح دکھاتا ہے، جیسے مغربی غلبہ ایک فطری نتیجہ تھا، نہ کہ فکری دہشت گردی اور عسکری جارحیت کی پیداوار۔ ان کی تحریر میں کہیں کہیں مسلمان مزاحمت کاروں، علما، اور مجاہدین کا ذکر آتا ہے، لیکن یہ ذکر بھی زیادہ تر جذباتی ردِعمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے ہی گویا مسلم اقوام اپنی کھوئی ہوئی عظمت پر افسردہ تھیں اور کچھ دیوانہ وار قدم اٹھا بیٹھیں۔ مصنف کی نگاہ میں ان مزاحمتی تحریکوں کی فکری گہرائی، نظریاتی جواز، اور روحانی محرکات کو وہ جگہ نہیں دی گئی جو ان کا حق تھا۔ نتیجتاً، ان کی کتاب میں سید احمد شہیدؒ، جمال الدین افغانیؒ، اور دیگر مجاہدین آزادی کی جدوجہد محض ایک افسانوی احتجاج بن کر رہ جاتی ہے، نہ کہ امت کے فکری احیاء کا جزو۔ یہی وہ زاویۂ نگاہ ہے جو استعماری عذرخواہی (colonial apologetics) کو جنم دیتا ہے ہی یعنی وہ رجحان جس میں استعمار کے مظالم کو یا تو معاشی ترقی کے پردے میں چھپا دیا جاتا ہے، یا تعلیمی اصلاحات کا عنوان دے کر نرم لہجے میں بیان کیا جاتا ہے۔ مصنف کی تحریر میں یہی "نرم لہجہ" صاف محسوس ہوتا ہے، جہاں استعمار کے خونی پنجے سیاسی تدبیر کہلاتے ہیں، اور ملت اسلامیہ کی چیخیں فرسودہ مزاحمت کا عکس بن جاتی ہیں۔ اصل میں نوآبادیاتی دور محض زمینوں کی فتح نہیں تھا، بلکہ دلوں اور ذہنوں کی غلامی کا آغاز تھا۔ یہ ایک ایسی جنگ تھی جو توپ و تلوار سے کم اور قلم، نصاب، اور نظریات کے زہر سے زیادہ لڑی گئی۔ مصنف کی معتدل زبان اسی فکری استعمار کے زیرِ اثر معلوم ہوتی ہے، جو قاتل کو مبلغ، اور مزاحمت کرنے والے کو انتہا پسند بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس لیے ان کی کتاب کا نوآبادیاتی تجزیہ، باوجود تفصیل کے، ایک تاریخی اخلاقی وزن سے محروم محسوس ہوتا ہے ہی ایسا بیانیہ جو مسلم اُمہ کے زخموں پر مرہم تو رکھتا ہے، مگر ان زخموں کی حقیقی وجوہات کو اجاگر کرنے سے گریزاں رہتا ہے۔

اسلامی احیاء اور جدیدیت — ایک تہذیبی بیانیے کا امتحان

تمیم انصاری صاحب جب اسلامی احیاء کی معاصر تحریکوں ہی جیسے اخوان المسلمون، یا دیگر تحریکاتِ بیداری ہی کا ذکر کرتے ہیں، تو ان کی زبان میں ایک خاص تذبذب اور فکری تحفظ جھلکتا ہے۔ مصنف ان تحریکوں کو اسلام کی اکیسویں صدی کی بیداری کی علامات ماننے کے بجائے، اکثر انہیں "قدامت پسند ردِّعمل" کے دائرے میں محدود کرتے ہیں۔ ان کے بیانیے میں یہ تحریکیں گویا جدید دنیا کے بے رحم طوفان سے ٹکرانے کی بے سود کوششیں ہیں ہی ایک ایسی کشمکش جس میں شکست پہلے سے لکھی جا چکی ہو۔ وہ مغرب کی جدیدیت کو سائنس، عقلیت، اور سیکولر جمہوریت کے روپ میں ایک ناگزیر ارتقائی نتیجے کے طور پر پیش کرتے ہیں، اور اسلامی دنیا کے فکری و عملی جوابات کو اکثر جذباتی، ناقابلِ عمل، یا ماضی پرستی کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اسلام پسند تحریکیں تاریخ کے دھارے کے خلاف تیرنے کی ضد کر رہی ہوں، اور مغرب کی "علمی آمریت" گویا تقدیر کا وہ آخری فیصلہ ہے جسے چیلنج کرنا عبث ہے۔ یہ طرزِ نگاہ دراصل تہذیبی مرعوبیت کی پیداوار ہے ہی ایک ایسا ذہنی سانچہ جو مغربی جدیدیت کو نہ صرف غالب بلکہ معیاری مانتا ہے، اور جو قرآن و سنّت پر مبنی اسلامی جدیدیت کو یا تو نامکمل سمجھتا ہے یا ایک عارضی، جذباتی کوشش کے طور پر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ اسلامی احیاء کی یہ تحریکات محض ردِّعمل نہیں، بلکہ ایک متبادل فکری نظام کی تشکیل کا مظہر ہیں۔ یہ تحریکیں قرآنی پیغام، نبوی سنّت، اور اجتہادی بصیرت کو بنیاد بنا کر ایک ایسی جدیدیت کا خاکہ پیش کرتی ہیں جو روحانیت، اخلاقیات، اور سماجی عدل کو مادیت، الحاد اور استعماری باقیات سے کہیں زیادہ معتبر سمجھتی ہے۔ مگر تمیم انصاری صاحب کی تحریر میں یہ ساری فکری جدوجہد یا تو سیاست کی زبان میں گھل کر غیر مؤثر ہوجاتی ہے، یا شدّت پسندی کے سایے میں دُھندلا جاتی ہے۔ وہ یہ تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں بیداری کی یہ لہر صرف محرومی کا ردِّعمل نہیں، بلکہ ایک فکری شعور، تہذیبی غیرت، اور دینی بصیرت کی علامت ہے۔ ان کے بیانیے میں مغرب کی کامیابی ایک مقدس ارتقائی منزل معلوم ہوتی ہے، اور مسلم دنیا کی کوششیں صرف ماضی کی بازگشت۔

قربانی کے جانوروں کو سیر و تفریح کا ذریعہ نہ بنائیں یہ عبادت ہے، عبادت میں نہ مذاق ہے نہ دکھاوا

تحریر: محمد توحید رضا علیمی بنگلور

قربانی یہ ایک عظیم عبادت ہے، قربانی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سچی اطاعت کی یادگار ہے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت بھی ہے اور یہی عمل اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کیا: تو ہم کو اس میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کیا: اور بھیڑ میں ہمارے آخرنبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔ بھیڑ میں (بھی) ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے (سنن ابن ماجہ کِتابُ الأَضَاحِی) قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت کی یادگار ہے۔ یہ عمل صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں، بلکہ اس میں ایثار، قربانی، عاجزی، اور رب کی رضا شامل ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ بعض نوجوان اس عظیم عبادت کو تفریح و تماشے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ قربانی سے قبل کئی نوجوان اپنے جانوروں کو گلیوں، بازاروں، اور عوامی مقامات پر گھماتے ہیں۔ جانوروں کے ساتھ کھیلنا، دوڑانا، انہیں مقابلوں میں شریک کرنا اور ان کی نمائش کو تفریح سمجھنا عام ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں: راستے ناپاک ہو جاتے ہیں (جانوروں کی لید اور پیشاب سے) شہریوں کو چلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ٹریفک میں رکاوٹ اور حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ غیر مسلم ہم وطنوں کے جذبات متاثر ہوتے ہیں۔ عبادت کا تقدس مجروح ہوتا ہے

قربانی میں ریاکاری کا زہر

ریاکاری کا لغوی معنی، دکھاوا، ہے دیکھاوا یعنی کسی نیک عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کو دیکھانا مقصود ہو مطلب یہ نکلا کہ انسان نماز روزہ حج وزکوٰۃ صدقہ اور قربانی تو کرتا ہے لیکن اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اسے نیک سخی متقی کہیں گے یا بڑا سمجھیں گے تو یہ عمل ریا کہلائے گا، شریعت میں ریاکاری اور دکھاوا منع ہے: قرآن وحدیث میں اس کی سخت وعید آئی ہے اللہ تعالیٰ پارہ 3 سورہ بقرہ آیت 264 میں فرماتا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے۔ یعنی اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر برباد نہ کرو، جیسے وہ شخص جو لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا (سورۃ الماعون: آیت نمبر 6،4) میں ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ یعنی ہلاکت ہے اُن نمازیوں کے لیے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ریاکاری کو شرک اصغر کہا گیا ہے، جیسے کہ مروی ہے: ترجمہ: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ شرک اصغر یا یعنی دکھاوے میں مبتلا ہونے کا خوف ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا دیتے وقت ارشاد فرمائے گا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے لیے دنیا میں تم دکھاوا کرتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی جزا پاتے ہو؟ (مسند احمد بن حنبل) اور صحیح مسلم میں ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ: من رائی رائی اللہ بہ، ومن سمع سمع اللہ بہ۔ جس نے دکھاوے کے لیے عمل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی رسوائی کرے گا۔ (صحیح مسلم کِتاب الزُّہدِ وَالرَّقَائِقِ) قرآن وحدیث میں دیکھاوے کی عبادات سے روکا گیا ہے اور عبادت کا مقصد صرف اللہ پاک کی رضا ہے وہی اجر وثواب کا حقیقی مالک ہے اس لیے قربانی دکھاوے یا تماشے کے لیے نہیں، بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لیے ہونی چاہیے۔ ورنہ یہی ریاکاری زہر کا کام کرے گی۔

جانوروں کی لید سے گزرگاھوں کو صاف رکھیں

قربانی کے جانوروں کی لید اور پیشاب سے گزرگاہوں سڑکوں اور عوامی جگہوں کو محفوظ رکھنا بیحد ضروری ہے تاکہ لوگوں کی صحت پر بُرا اثر نہ پڑے غیر مسلم اسی کو اسلام کا حصہ نہ سمجھیں اس لئے کہ ہمارے نبی نے فرمایا کہ صفائی آدھا ایمان ہے (صحیح مسلم) قرآن پاک سورہ بقرہ آیت ۲۲۲ میں ہے ترجمہ کنزالایمان۔ بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ راستوں کو ناپاک کرنا گناہ ہے: قال رسول اللہ ﷺ: اتقوا اللعانین، قالوا: وما اللعانان یا رسول اللہ؟ قال: الذی یتخلی فی طریق الناس أو فی ظلھم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دو سخت لعنت والے کاموں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ سخت لعنت والے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو انسان لوگوں کی گزرگاہ میں یا ان کی سایہ دار جگہ میں (جہاں وہ آرام کرتے ہیں) قضائے حاجت کرتا ہے (لوگ ان دونوں کاموں پر اس کو سخت برا بھلا کہتے ہیں (مسلم شریف کِتاب الطَّھَارَۃِ) جانوروں کی لید اور پیشاب سے راستے گندے کرنا، شریعت میں ناپسندیدہ ہے۔

قربانی کا عملی پیغام

قربانی کا عملی پیغام اور اس کا حل یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں کو سیر و تفریح کا ذریعہ نہ بنائیں۔ یہ عبادت ہے، مذاق نہیں۔ جانوروں کو عوامی جگہوں پر نہ لے جائیں، خاص کر غیر مسلم علاقوں یا مخلوط محلّوں میں۔ صفائی کا اہتمام کریں، اگر جانور نے گندگی کی تو فوراً اسے صاف کریں۔ والدین اور علمائے کرام نوجوانوں کی تربیت کریں کہ وہ قربانی کے آداب سیکھیں میونسپل ادارے بھی صفائی کے انتظامات بہتر بنائیں اور لوگوں کو شعور دلائیں۔ نتیجہ: ہماری عبادات کا اثر صرف ہمارے درمیان نہیں، بلکہ پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔ قربانی اللہ کی رضا کے لیے ہے، تو اسے شریعت کے دائرے میں، ادب، صفائی اور حسنِ سلوک کے ساتھ انجام دینا ہی اصل قربانی ہے۔ اگر ہم نے اخلاق، صفائی اور ادب کا مظاہرہ کیا تو یہی قربانی کا اصل مقصد ہوگا اور غیر مسلم بھی دینِ اسلام کے حسن اخلاق سے متاثر ہوں گے۔ قربانی عبادت ہے، نہ کہ تفریح۔ اس کے آداب کا لحاظ رکھنا، ہمارے دین کا حصہ ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس عظیم سنت کو اس کے حقیقی وقار کے ساتھ ادا کریں، اور اپنے عمل سے اسلام کا خوبصورت پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

غزہ جنگ بندی کا فیصلہ ان کے ہاتھ میں ہے .... حماس کا نیا سربراہ کون؟

غزہ: 3 / جون: غزہ میں حماس کے عسکری ونگ کے سربراہ محمد السنوار کی ہلاکت کے بعد، اب تمام نظریں ان کے ممکنہ جانشین پر مرکوز ہے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ 55 سالہ عزالدین الحداد ان کی جگہ لینے والے ہیں۔

ابو صہیب کے نام سے معروف

برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے مطابق، جنوری میں یرغمالیوں کی رہائی کے وقت الحداد حماس کے اندر ترقی کر چکے تھے، وہ اسرائیل کے چھے علیحدہ قاتلانہ حملوں سے بچ نکلے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ میں ایک مختصر وقفے کے دوران حماس کی سول اور عسکری ڈھانچے کی از سرِ نو تشکیل کا کام ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ رپورٹوں کے مطابق ان کے ذمے یرغمالیوں کی منتقلی کے عمل کو ہموار رکھنا بھی تھا۔ اپنے کیریئر کی ابتدا میں انھوں نے یحیی السنوار کے ساتھ مل کر داخلی سلامتی میں کام کیا، اور اسرائیل کے ساتھ تعاون کرنے والے فلسطینیوں کی تلاش میں شریک رہے۔ بعد ازاں غزہ میں حماس کے گروپ پر ان کا کنٹرول قائم ہو گیا۔ خفیہ ذرائع کے مطابق، ابو صہیب کے نام سے جانے جانے والے اس شخص کے پاس اسرائیلی یرغمالی موجود ہیں اور وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف کی طرف سے پیش کیے گئے جنگ بندی کے معاہدے پر ویٹو کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

حملے کی منصوبہ بندی اور سخت احتیاط

سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر ہونے والے حماس کے حملے کی منصوبہ بندی اور کمان کی ذمہ داری بھی الحداد کو دی گئی تھی۔ حملے سے ایک روز قبل انھوں نے تمام کمانڈروں کو ہدایات دینے کے لیے جمع کیا تھا۔ الحداد رابطوں میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ سے دور رہتے ہیں اور عوامی سطح پر شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر اس لیے کہ ان کی مخبری پر 5.7 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر ہے۔ اسرائیلی انٹیلی جنس کے مطابق، وہ مسلسل اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں اور صرف اپنے قریبی حلقے کے چند افراد پر بھروسا کرتے ہیں۔

روزنامہ ورق تازہ

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

04 June 2025

سونی کے شو چکرورتی سمراٹ پرتھوی راج چوہان' کی کاسٹ اجمیر کے تاراگڑھ قلعے کا دورہ کرے گی

ممبئی: 3/جون (ایم ملک) برسوں سے، پرتھوی راج چوہان کی کہانی زیادہ تر شہزادی سانیوگیتا کے ساتھ ان کی مشہور محبت کی کہانی کے گرد بیان کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اب سونی انٹرٹینمنٹ کی نئی سیریز چکرورتی سمراٹ پرتھوی راج چوہان اس نقطہ نظر کو بدلنے جا رہی ہے۔ اس بار توجہ ان کے جنگجو شہنشاہ پر ہوگی، جس کی بہادری، تیز دماغ اور بے مثال فوجی حکمت عملی نے 12ویں صدی میں تاریخ کا رخ بدل دیا۔ یہ تاریخی موڑ دکھائے گا، جب پرتھوی راج چوہان نے محمد غوری کے خلاف افسانوی جنگ لڑی تھی۔ سونی انٹرٹینمنٹ ٹیلی ویژن پر 4 جون سے شروع ہونے والے شو چکرورتی سمراٹ پرتھوی راج چوہان کی تشہیر کے لیے شو کی ٹیم 7 جون کو اجمیر کے تاریخی تاراگڑھ قلعے کے لیے روانہ ہوگی۔ اس خاص موقع پر شو کے مرکزی اداکار رونیت رائے اور ننھی اداکارہ اروا سادلا بھی موجود ہوں گے۔ جو حاضرین کو پرتھوی راج چوہان کی بہادری اور وراثت سے آگاہ کریں گے۔ یہ قلعہ بادشاہ پرتھوی راج چوہان کی بہادری کی داستانوں کا گواہ رہا ہے، اس لیے یہاں شو کی ٹیم کی آمد کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ رونیت اور اروا قلعہ کا دورہ کریں گے اور شو سے متعلق تاریخی پہلوؤں کو سامعین کے ساتھ شیئر کریں گے، تا کہ لوگ اس عظیم جنگجو کی زندگی اور جدوجہد کو مزید گہرائی سے سمجھ سکیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس شاندار شو کے بڑے سیٹ کو کچھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں شہنشاہ پرتھوی راج چوہان کی زندگی کے مختلف مقامات کو دکھایا گیا ہے۔ اس میں بادشاہ کا کمرہ، جنگ کی جگہ، صحن اور قلعہ کے باہر کے حصے شامل ہیں۔ ہر جگہ کو بڑی احتیاط سے سجایا گیا ہے تا کہ سامعین اس دور کا حقیقی احساس حاصل کر سکیں۔ شوٹنگ کا آغاز اس طرح کیا گیا تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ہر چیز پرفیکٹ نظر آتی ہے۔ یہ شو 12ویں صدی کے راجپوت بادشاہ پرتھوی راج چوہان کی زندگی پر مبنی ہے، جو اپنی بہادری اور محمد غوری کے حملوں کے خلاف لڑنے کے لیے جانا جاتا ہے۔ شو کی کہانی ہماری تاریخ سے پوری طرح جڑی ہوئی ہے۔ بنانے والوں نے سیٹ، ملبوسات، مکالموں اور جنگ کے مناظر کے ہر پہلو کو مستند بنانے کی پوری کوشش کی ہے تا کہ لوگ اس دور کی شان اور پرتھوی راج کی روح کو قریب سے محسوس کر سکیں۔ شاندار جنگی مناظر، عظیم الشان سیٹس، تجربہ کار اداکاروں کی زبردست پرفارمنس اور گہری تحقیق کے ساتھ یہ سیریز سامعین کو ہندوستانی تاریخ کے شاندار دور سے گزرنے والی ہے۔ چکرورتی سمراٹ پرتھوی راج چوہان 4 جون سے ہر رات 7:30 بجے سونی انٹرٹینمنٹ ٹیلی ویژن اور سونی ایل آئی وی پر نشر ہوگا۔

مرحوم خوشتر بھساولی کے شعری مجموعہ 'سوز دروں' کی رسم رونمائی

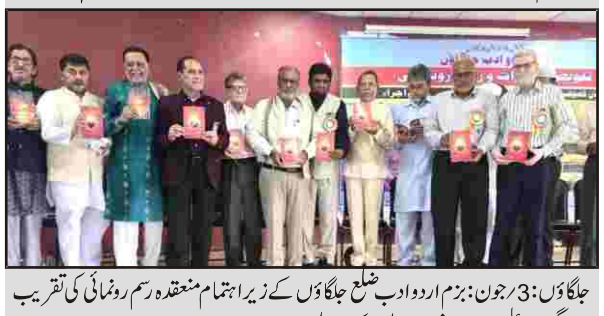

جلگاؤں: 3/جون: بزم اردو ادب ضلع جلگاؤں کے زیر اہتمام منعقدہ رسم رونمائی کی تقریب میں گہوارہ علم و ادب شہر بھساول کے پہلے صاحب دیوان شاعر مرحوم سید حسام الدین (خوشتر بھساولی) کی ساتویں تخلیق 'سوز دروں' کی رسم رونمائی ڈاکٹر کریم سالار صاحب کے زیر صدارت انجام پائی۔ تقریب میں بطور مہمان خصوصی جناب شیخ طارق صاحب، جناب سرفراز آرزو صاحب، جناب انکار افضل صاحب، جناب حاجی انصار احمد صاحب، جناب ہارون ندوی صاحب، جناب اعجاز ملک صاحب، جناب جاوید انصاری صاحب، جناب قیوم راز صاحب، جناب امین بادلی والا صاحب، جناب غیاث عثمانی صاحب، جناب عزیز سالار صاحب موجود تھے۔ شریک مہمانان کے ہاتھوں 'سوز دروں' کی رسم رونمائی انجام پائی، اس موقع پر حاجی انصار احمد نے خوشتر بھساولی کے فن و شخصیت پر روشنی ڈالی آپ نے مرحوم سے اپنے قریبی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خوشتر صاحب بنیادی طور پر ایک مظبوط بنیاد کے حامل شاعر تھے جن کی جڑیں گہری اور سوچ گہری ہے۔ مزید کہا کہ خوشتر صاحب شاعروں کے ہجوم میں ایک ایسے شاعر تھے جو ہماری کلاسیکی شاعری کی روایت کی توسیع پر یقین کامل رکھتے تھے مرحوم کے چند اشعار بھی سامعین کو سنایا۔ صدر تقریب ڈاکٹر کریم سالار صاحب نے مرحوم کی شاعری کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم کے آخری ایام میں کیے گئے دینی تخلیقی کاموں پر بھی تبصرہ فرمایا۔ تقریب میں ضلع جلگاؤں کی علمی وادبی شخصیات کثیر تعداد میں شریک تھیں۔ رسم شکریہ مرحوم کے فرزند ڈاکٹر سید رفیق نے ادا کیا نظامت کے فرائض افتخار سر نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ تقریب کے اختتام کے بعد تمام شرکاء کو بطور تحفہ "سوز دروں" عنایت کی گئی۔

وزارت داخلہ کی میڈیکل سروسز نے حج سیزن میں تیاری مکمل کرلی

مکہ مکرمہ: 3/جون: سعودی وزارت داخلہ کی میڈیکل سروسز نے اس سال 1446 ہجری کے حج کے لیے اپنا منصوبہ بندی مکمل کر لی ہے۔ اس سروس کا مقصد وزارت داخلہ، ریاستی سیکورٹی، پریذیڈنسی اور حج کے مشن میں شریک سیکورٹی سیکٹرز کے اہلکاروں کو صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنا ہے۔ یہ طبی خدمات 353 بستروں کی فراہمی کے ذریعے پیش کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ فیلڈ کی تیاری مضبوط اور حج سیزن میں شریک سیکورٹی فورسز کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس سال کا منصوبہ صحت اور روک تھام کے ساتھ ساتھ علاج کی خدمات کے ایک جامع نظام پر مبنی ہے جو سیکورٹی اہلکاروں کی صحت کو بہتر بنانے اور اعلیٰ ترین معیارات کے مطابق طبی دیکھ بھال کی فراہمی کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ اس میں وسائل اور اہل طبی عملے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ میڈیکل سروسز نے اپنا آپریشنل ہسپتال کو بڑھا دیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں سیکورٹی فورسز ہسپتال کی گنجائش 253 بستروں تک بڑھادی گئی ہے۔ عرفات میں فیلڈ ہسپتال کو 100 بستروں کی گنجائش کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ مدینہ منورہ میں جامع خصوصیت والی کلینکس کو پوری صلاحیت کے ساتھ چلایا گیا ہے۔ کئی موسمی مراکز کو بھی تیار کیا گیا ہے جن کا انتظام مختلف خصوصیات کے طبی اور صحت کے ماہرین کر رہے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں سیکورٹی فورسز ہسپتال کی گنجائش 253 بستروں تک بڑھادی گئی ہے۔ عرفات میں فیلڈ ہسپتال کو 100 بستروں کی گنجائش کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔

'پچرز' کے 10 سال: TVF کی شہری کہانی سنانے میں ایک بڑا سنگ میل ہے

ممبئی: 3/جون (ایم ملک) (The TVF) (Viral Fever) نے ہمیشہ ایسے شوز بنائے ہیں جو براہ راست دل سے جڑتے ہیں اور سامعین کو اپنا ایک حصہ محسوس کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ پسند کیے جانے والے شوز میں سے ایک TVF Pitchers ہے، جس نے اپنے آغاز پر بے پناہ تعریفیں حاصل کیں۔ TVF نے مختلف قسم کی کہانیوں اور انواع کو دریافت کیا ہے لیکن Pitchers کے ساتھ، انہوں نے اسٹارٹ اپ کلچر اور نوجوان کاروباریوں کے خوابوں کو بہت حقیقی انداز میں پیش کیا۔ یہ ایک ایسا شو ہے جس نے نہ صرف تفریح بلکہ پوری نسل کو متاثر کیا۔ اب جب کہ مشہور سیریز نے 10 سال مکمل کر لیے ہیں، اب وقت آ گیا ہے کہ اس کی یاد تازہ کی جائے۔ TVF Pitchers چار دوستوں نوین، جیتو، یوگی اور منڈل کی کہانی ہے جو روزمرہ کی اپنی نیرس ملازمتوں سے تھک چکے ہیں اور اپنی زندگی میں کچھ بڑا کرنے کا خواب دیکھتے ہیں۔ انہوں نے جلد ہی اپنی ملازمتیں چھوڑ دیں اور اپنا اسٹارٹ اپ شروع کرنے کے لیے نکل پڑے۔ اس شو کو اس کے حقیقت پسندانہ انداز اور دل کو چھونے والی کہانی کی وجہ سے سامعین نے بہت پسند کیا۔ TVF اپنے سب سے مشہور شوز کے لیے جانا جاتا ہے لیکن تقریباً دس سال پہلے انہوں نے پچرز، پرمنٹ روم میٹس، ٹرپلنگ اور کوٹا فیکٹری جیسی اہم شہری کہانیاں تخلیق کیں۔ جب کہ اب انہوں نے کئی طرح کے مواد اور بہت سی دوسری انواع پر توجہ مرکوز کی ہے، ان کا پرانا مواد جو شہری ماحول میں تھا اب بھی ہندوستانی ڈیجیٹل کہانی سنانے میں بہترین سمجھا جاتا ہے۔ اور Pitchers اس کی ایک بہترین مثال ہے۔ TVF Pitchers کے 10 سال مکمل ہونے پر، اس کے تخلیق کاروں نے شو کے سفر کا جشن مناتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک خصوصی ویڈیو شیئر کی۔ انہوں نے دل دہلا دینے والے کیپشن کے ساتھ ویڈیو شیئر کی جس میں Pitchers کی وراثت کو یاد کیا گیا۔ 'دس سال پہلے، ہم نے چار دوستوں کی کہانی سنائی جو اپنے پاگل خواب کا پیچھا کر رہے تھے۔ اور آپ سب نے اسے اپنی کہانی بنالیا۔ یہ کیریں اپنی زندگی کے راستے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ اقتباس ایک لازمی طور پر دیکھنے والے بن گئے ہیں۔ اسٹارٹ اپ امید اور محنت کی علامت بن گئے ہیں۔ TVF Pitchers میں نوین کستوریہ، ارون ابھ کمار، جتیندر کمار، اور ابھے مہاجن کے ساتھ مانوی گگرو اور ردھی ڈوگرا ہیں۔ یہ شو ایک ابتدائی کہانی ہے لیکن بہت مزے کا بھی ہے۔ اس میں کچھ حیرت انگیز کردار اور مکالمے ہیں جنہیں لوگ آج بھی یاد کرتے اور پسند کرتے ہیں۔

اسرائیل جنگ بندی معاہدہ توڑ رہا: حماس، نیتن یاہو حکومت کا دورہ کر مذاکرات کا فیصلہ

غزہ: 3/جون: اسرائیل کے چینل 12 نے ایک سیکورٹی ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ تل ابیب نے دوحہ یا قاہرہ میں وفود بھیجے بغیر حماس کے ساتھ دور سے بات چیت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل غزہ کی پٹی میں پوری طاقت سے اس طرح کام کر رہا ہے جیسے کوئی مذاکرات ہی نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کے حصول کا واحد راستہ حماس کے لیے امریکی ایلچی سٹیو وٹکوف کی تازہ ترین تجویز کو قبول کرنا ہے۔ اس کے جواب میں حماس کے رہنما محمود مرداوی نے کہا کہ اسرائیل نے اپنے اندرونی مسائل کو حل کرنے کے لیے فلسطینی دھڑوں اور امریکی ثالث کی طرف سے طے کی گئی جنگ بندی کی تجویز کو توڑا ہے اور بھوک کی پالیسی کو دنیا کے لیے بدنامی قرار دیا ہے۔ حماس کے رہنما نے وضاحت کی کہ اسرائیل پہلے دن دس قیدیوں کو اس ضمانت کے بغیر وصول کرنا چاہتا ہے کہ باقی شرائط پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

دمشق سٹاک ایکس چینج چھے ماہ کی بندش کے بعد دوبارہ کھل گئی

دمشق: 3/جون: دمشق سیکیورٹیز ایکس چینج میں چھے ماہ کی بندش کے بعد پیر کو تجارت دوبارہ شروع ہوگئی ہے کیونکہ شام کے نئے رہنما تقریباً 14 سال کی خانہ جنگی کے بعد ملک کی تباہ حال معیشت کو سہارا دینے اور تعمیرِ نو شروع کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ سٹاک ایکس چینج اس افراتفری کے دنوں میں بند ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں سابق صدر بشار الاسد کو معزول کر دیا گیا تھا۔ دوبارہ افتتاح کی تقریب میں شرکت کرنے والے شام کے وزیرِ خزانہ محمد یسر برنی نے کہا، یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ملک کی معیشت بحال ہونے لگی ہے اور سٹاک ایکسچینج" ایک نجی کمپنی کے طور پر کام کرے گی۔

وہ ملک جو نمک سے چلنے والی بیٹریاں استعمال کر کے الیکٹرک بائیکس کی دنیا پر راج کرنا چاہتا ہے

شیاؤونگ یو

چین کے مشرقی شہر ہانگژو کے ایک شاپنگ مال کے باہر درجنوں چمچماتی الیکٹرک موپیڈز (موٹر سائیکل) قطار میں کھڑی ہیں جو یہاں موجود راہگیروں کو اپنی جانب متوجہ کر رہی ہیں۔ راہگیر اِن الیکٹرک بائیکس کی ٹیسٹ ڈرائیو لے سکتے ہیں یعنی انھیں چلا کر دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ الیکٹرک موٹر بائیکس دوسرے سکوٹروں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ ان میں استعمال ہونے والی لیڈ ایسڈ یا لیتھیم آئن بیٹریوں سے نہیں چل رہیں بلکہ ان کی بیٹریاں سوڈیم سے بنی ہیں۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ سوڈیم وافر مقدار میں دستیاب ایک ایسا عنصر ہے جو سمندری نمک سے با آسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اِن سکوٹرز کی قیمتیں 400 امریکی ڈالر سے 660 امریکی ڈالر کے درمیان ہے۔ سکوٹرز کے ساتھ ہی کچھ تیز چارجنگ کرنے والے سٹیشنز بھی نصب ہیں۔ چین کی ایک بڑی کمپنی 'یاڈیا' کا کہنا ہے کہ اُن کے فاسٹ چارچنگ سسٹم سے صفر فیصد پر موجود بیٹری کو 80 فیصد تک چارج کرنے میں صرف 15 منٹ لگتے ہیں۔ یاڈیا کمپنی جنوری 2025 سے اپنی نئی موپیڈز (سکوٹرز) اور چارجنگ سسٹم کے لیے یہ تشہیری تقریب منعقد کر رہی ہے۔ وہاں ایک بیٹری تبدیل کرنے کا سٹیشن بھی موجود ہے، جہاں استعمال شدہ بیٹری دے کر نئی بیٹری لی جا سکتی ہے۔ یاڈیا ان کئی چینی کمپنیوں میں سے ایک ہے جو متبادل بیٹری ٹیکنالوجی میں برتری حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ رجحان اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ چین کی صاف توانائی (کلین انرجی) کی صنعت کتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اگرچہ باقی دنیا اب بھی سستی، محفوظ اور مؤثر لیتھیم آئن بیٹریوں کی دوڑ میں چین کے برابر آنے کی کوشش کر رہی ہے، مگر دوسری جانب چینی کمپنیاں پہلے ہی سوڈیم آئن بیٹریوں کی بڑے پیمانے پر پیداوار کی جانب قدم بڑھا چکی ہیں۔ یہ ایک ایسا متبادل ہے جو اس صنعت کو قیمتی خام معدنیات پر انحصار کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ چین کی کار بنانے والی کمپنیاں دنیا میں سب سے پہلے سوڈیم سے چلنے والی کاریں متعارف کروانے والوں میں شامل ہیں۔ تاہم یہ تمام ماڈلز بہت چھوٹے اور کم فاصلے تک چلنے والے تھے، اس لیے ان کا اثر اب تک محدود رہا ہے۔ لیکن پھر اپریل 2025 میں دنیا کی سب سے بڑی بیٹری بنانے والی چینی کمپنی 'سی اے ٹی ایل' (کیٹل) نے اعلان کیا کہ وہ رواں سال سے اپنے نئے برانڈ 'نیکسٹر ا' کے تحت ہیوی ڈیوٹی ٹرکوں اور بڑی کاروں کے لیے سوڈیم آئن بیٹریوں کی بڑے پیمانے پر تیاری شروع کرے گی۔ چین کے گرڈ آپریٹرز نے بھی سوڈیم آئن بیٹریوں سے بنے توانائی ذخیرہ کرنے کے سٹیشنز بنانے شروع کر دیے ہیں تا کہ تجدید پذیر توانائی کو گرڈ میں شامل کیا جا سکے۔ بی بی سی سے بات کرنے والے کئی محققین نے کہا ہے کہ یہ وہ شعبہ ہے جہاں یہ اُبھرتی ہوئی ٹیکنالوجی سب سے زیادہ استعمال کی جا سکتی ہے۔ بیجنگ میں قائم کنسلٹنسی 'ٹریویئم چائنا' میں اہم معدنیات اور سپلائی چینز پر تحقیق کرنے والے کوری کومبس کے مطابق سوڈیم آئن بیٹریوں کی سمت میں چین کی کثیر جہتی حکمت عملی اسے ممکنہ عالمی دوڑ میں سب سے آگے رکھے گی۔ ان کے مطابق، یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ سوڈیم آئن بیٹریاں واقعی عام ہوتی ہیں یا نہیں۔ تاہم ایک شعبہ جو سوڈیم آئن بیٹریوں پر بڑا داؤ لگا رہا ہے، وہ ٹو وہیلرز گاڑیوں کا شعبہ ہے جو چین میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مارکیٹ ہے۔ 'یاڈیا' نے اب تک سوڈیم سے چلنے والے تین ماڈلز مارکیٹ میں متعارف کروائے ہیں اور اس کا مزید ماڈلز لانچ کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس نے ہانگژو ہوایو نیو انرجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھی قائم کیا ہے، جو نئی بیٹری کی کیمیائی ترتیب پر تحقیق کرے گا، خاص طور پر سوڈیم آئن پر۔ کمپنی کے سینیئر نائب صدر ژو چاؤ نے جنوری میں چین کے سینٹرل ٹیلی ویژن کے ایک ٹاک شو کے دوران کہا: 'ہم چاہتے ہیں کہ لیبارٹری سے ٹیکنالوجی تیزی سے صارفین تک پہنچائی جائے۔'

'چھوٹے برقی گدھے' سے ہم آہنگی

موٹر سائیکل یا بائیکس یعنی دو پہیوں پر چلنے والی گاڑیاں بہت سے ایشیائی ممالک میں نقل وحمل کا انتہائی مقبول ذریعہ ہیں۔ چین میں یہ ہر جگہ دیکھی جاتی ہیں اور عوام کی بڑی تعداد انھیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ اپنی عملی افادیت اور متنوع نوعیت کی وجہ سے چینی عوام نے انھیں 'چھوٹے برقی گدھے' کا نام دیا ہے۔ چین کی شیان جیاؤ ٹونگ لیورپول یونیورسٹی میں توانائی ذخیرہ کرنے والے مواد اور آلات پر تحقیق کرنے والے چن شی کا کہنا ہے کہ 'دو پہیوں پر چلنے والی گاڑیاں (بائیکس) عموماً مختصر فاصلے اور کم رفتار پر چلتی ہیں، اس لیے ان میں توانائی اور بجلی کی کھپت کم ہوتی ہے۔' اُن کا کہنا ہے کہ سوڈیم آئن بیٹریاں اسی سائز کی لیتھیم آئن بیٹریوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم توانائی کی حامل ہوتی ہیں یعنی ان کی توانائی کی کثافت کم ہے۔ ان گاڑیوں کے لیے سوڈیم آئن بیٹریوں کا اصل مقابلہ لیڈ ایسڈ بیٹریوں سے ہے، جن کی توانائی کی کثافت اور دوبارہ چارجنگ کا سرکل دونوں ہی سوڈیم بیٹریوں سے کم ہیں۔ چن شی کہتے ہیں کہ ان کا واحد فائدہ یہ ہے کہ وہ اس وقت سوڈیم اور لیتھیم دونوں آئن بیٹریوں سے سستی ہیں۔ ایشیا میں بائیکس کی بہت زیادہ مانگ ہے اور بڑے پیمانے پر ان کی پیداوار اس قسم کی بیٹری سے چلنے والی گاڑیوں کے لیے ایک امید افزا راستہ فراہم کرتی ہے۔ شنگھائی میں قائم کنسلٹنسی 'آئی ریسرچ' کے مطابق صرف چین میں 2023 میں تقریباً 5.5 کروڑ الیکٹرک بائیکس فروخت ہوئیں، جو کہ اسی مدت میں ملک میں فروخت ہونے والی تمام مکمل، ہائبرڈ اور فیول سیل الیکٹرک کاروں کی مجموعی تعداد سے تقریباً چھ گنا زیادہ تھیں۔ یاڈیا کا مقصد بھی بڑے پیمانے پر پیداوار کا ہے۔ مسٹر ژو نے ٹاک شو میں کہا کہ کمپنی چاہتی ہے کہ سوڈیم بیٹریوں کو کروڑوں عام مسافروں تک پہنچایا جائے۔ انھوں نے کہ نا صرف ان بیٹریوں کو بائیکس میں لگا کر بلکہ ایسا چارجنگ نظام بھی تیار کر کے عوام تک پہنچایا جائے جو ان گاڑیوں کے استعمال کو آسان اور سسٹم کو با آسانی دستیاب بنائے۔ سنہ 2024 میں حالات کا جائزہ لینے کے لیے یاڈیا نے شینزن میں ایک پائلٹ پروگرام شروع کیا۔ شینزن جنوبی چین کا ایک بڑا شہر ہے جس کی آبادی 1.78 کروڑ ہے۔ شینزن نیوز کے مطابق اس پائلٹ پروگرام میں 150,000 فوڈ ڈیلیوری کوریئرز شامل کیے گئے۔ یاڈیا کا مقصد یہ تھا کہ کوریئرز اپنی خالی سوڈیم آئن بیٹریاں یاڈیا کے پارٹنر بیٹری سویپنگ سٹیشنز پر جمع کروائیں اور صرف 30 سیکنڈ کے اندر مکمل چارج شدہ بیٹری حاصل کر لیں۔ یاڈیا اور ڈوڈو ہوانڈین جیسی بیٹری تبدیل کرنے والی دیگر کمپنیاں شینزن میں تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ اب یہ شہر خود کو ایک 'بیٹری سویپنگ سٹی' بنانا چاہتا ہے۔

شینزن الیکٹرک بائیسیکل انڈسٹری ایسوسی ایشن کے مطابق شہر کا منصوبہ ہے کہ وہ 2025 تک مختلف اقسام کی الیکٹرک سکوٹرز کے لیے 20,000 چارجنگ یا بیٹری بدلنے والے پوڈز نصب کرے اور سنہ 2027 تک یہ تعداد 50,000 تک پہنچا دی جائے۔ یہ تجارتی ادارہ شینزن کی حکومت کے ساتھ مل کر بیٹری سویپنگ کو فروغ دے رہا ہے۔ شہر میں پہلے ہی ایک 'بیٹری-سویپنگ پارک' موجود ہے۔ اور ایسوسی ایشن کے مطابق، مستقبل میں ایسا نیٹ ورک قائم کیا جائے گا کہ ہر پانچ منٹ کے فاصلے پر ایک بیٹری-سویپنگ اسٹیشن دستیاب ہو۔

عروج وزوال

سوڈیم آئن اور لیتھیم آئن بیٹریوں کی ساخت ایک جیسی ہوتی ہے۔ بنیادی فرق یہ ہے کہ ان بیٹریوں میں مختلف قسم کے آئنز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ آئن وہ ذرات ہیں جو بیٹری کے پازیٹو اور نیگیٹو سروں کے درمیان حرکت کر کے توانائی کو ذخیرہ اور خارج کرتے ہیں۔ سوڈیم سمندر اور زمین کے اندر وسیع مقدار میں پایا جاتا ہے جو کہ لیتھیم کے مقابلے میں تقریباً 400 گنا زیادہ دستیاب ہے۔ اس لیے سوڈیم آئن بیٹریاں نسبتاً زیادہ قابل رسائی اور بڑے پیمانے پر سستی بنائی جاسکتی ہیں۔ یہ موجودہ سپلائی چین کے مسائل سے بیٹری انڈسٹری کو نجات دلانے میں بھی مدد دے سکتی ہیں۔ اس وقت لیتھیم کی کان کنی زیادہ تر آسٹریلیا، چین اور چلی میں کی جاتی ہے لیکن اس کی پراسیسنگ کا تقریباً 60 فیصد چین میں ہوتا ہے جو دنیا بھر میں لیتھیم ریفائننگ کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ سوڈیم آئن بیٹری کوئی نئی ایجاد نہیں۔ ان کی ترقی کا سفر لیتھیم آئن بیٹریوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ دونوں اقسام کی تحقیق کا آغاز تقریباً نصف صدی قبل جاپان میں ہوا تھا۔ لیکن جب جاپانی الیکٹرانکس کمپنی سونی نے سنہ 1991 میں دنیا کی پہلی لیتھیم آئن بیٹری متعارف کروائی تو اس کی تجارتی کامیابی نے سوڈیم آئن ٹیکنالوجی کی ترقی کو روک دیا۔ اس دہائی کے آغاز تک صورت حال ویسی ہی رہی۔ لیکن پھر چین حکومتی صنعتی کوششوں کے باعث دنیا کی سب سے بڑی بیٹری طاقت بن گیا۔ سنہ 2021 سوڈیم آئن بیٹریوں کے لیے ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ الیکٹرک گاڑیوں (ای وی) کی مانگ اور کووڈ 19 وبا کی وجہ سے لیتھیم کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں اور ایک سال میں چار گنا سے زیادہ بڑھ گئیں۔ نتیجتاً بیٹری اور ای وی بنانے والی کمپنیوں نے متبادل تلاش کرنا شروع کر دیا۔ شنگھائی میں قائم ای وی نیوز آؤٹ لیٹ 'سی این ای وی پوسٹ' کے بانی فیٹ ژانگ کے مطابق رواں سال جولائی میں سی اے ٹی ایل نے اپنی پہلی سوڈیم آئن بیٹری لانچ کی، جس نے 'صنعتی سطح پر بھرپور دلچسپی کو جنم دیا۔' سنہ 2022 میں لیتھیم کی قیمتیں مزید بڑھ گئیں اور اس چیز نے چینی کمپنیوں کو سوڈیم کی طرف مائل کیا۔ واشنگٹن ڈی سی میں ایشیا سوسائٹی پالیسی انسٹیٹیوٹ کی ڈائریکٹر کیٹ لوگان، جو چین کی ماحولیاتی اور توانائی پالیسیوں پر کام کرتی ہیں، کہتی ہیں: 'سوڈیم کی وافر دستیابی اور چین کی ایک مضبوط بیٹری سپلائی چین میں دلچسپی تحقیق و ترقی کی کوششوں کا مرکزی عنصر رہی ہے۔' اس دوران، چین اپنی ضرورت کا تقریباً 80 فیصد لیتھیم آسٹریلیا اور برازیل سے درآمد کر رہا تھا۔ لیکن 2022 کے آخر میں لیتھیم کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آنا شروع ہوئی اور اب یہ اپنی بلند ترین سطح کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ ژانگ کے مطابق، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سی اے ٹی ایل اور گوٹیئن جیسی چینی کمپنیوں نے اپنی لیتھیم پراسیسنگ کی صلاحیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ چین نے مقامی لیتھیم کے ذخائر تلاش کرنے اور ترقی دینے کی کوششیں بھی تیز کی ہے۔ نتیجتاً، پچھلے چند برسوں میں جو 'جنون' سوڈیم آئن بیٹریوں کے گرد دیکھا گیا تھا، وہ اب 'کم ہو چکا ہے۔' کومبز کے مطابق 'چین میں لیتھیم کی ایک بار پھر مضبوطی کے ساتھ قائدانہ کردار میں واپسی ہوئی ہے۔'

حفاظت پر توجہ

لیکن بہت سے افراد کے لیے سوڈیم آئن بیٹریوں کو اپنانے کی ایک اور اہم وجہ ان کی 'سیفٹی' ہے۔ سنہ 2024 میں چین میں بیٹریوں میں آگ لگنے کے متعدد واقعات نے سب کو چونکا دیا۔ آگ لگنے کی زیادہ تر وجہ بائیکس میں لیتھیم آئن بیٹریوں کی خود بخود آگ پکڑنا تھی۔ عالمی سطح پر انرجی سٹوریج سٹیشنز میں آگ لگنے کے خطرات پر تشویش ظاہر کی جانے لگی۔ ایک حالیہ واقعے میں جنوری 2025 میں کیلیفورنیا میں ایک بڑے بیٹری پلانٹ کے اندر آگ بھڑک اٹھی۔ اس انڈسٹری کے بعض ماہرین کا ماننا ہے کہ سوڈیم آئن بیٹریاں زیادہ محفوظ ہیں۔ کچھ تحقیقات کے مطابق سوڈیم کی کیمیائی خصوصیات زیادہ مستحکم ہونے کی وجہ سے ان بیٹریوں کے حد سے زیادہ گرم یا آتش گیر ہونے کا کم رجحان ملتا ہے۔ تاہم، دیگر ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ ان کی سیفٹی سے متعلق حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہے، کیونکہ اس حوالے سے مزید تحقیق درکار ہے۔ سرد موسم بھی بیٹریوں کی کارکردگی پر اثر ڈالتا ہے۔ صفر درجہ حرارت سے نیچے درجہ حرارت میں لیتھیم آئن بیٹری کی توانائی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اور چارجنگ سائیکل کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ جبکہ سوڈیم آئن بیٹریاں سخت موسمی حالات سے کم متاثر ہوتی ہیں۔ چین کی شیان جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی میں کیمیکل انجینیئرنگ کے پروفیسر تانگ وی کہتے ہیں کہ 'لیتھیم آئنز کے مقابلے میں سوڈیم آئنز بیٹری کے اندر موجود مائع میں زیادہ آسانی سے حرکت کرتے ہیں۔ اس سے ان کی برقی ترسیل بہتر ہوتی ہے اور انھیں اپنے اردگرد کے مائع سے آزاد ہونے کے لیے کم توانائی درکار ہوتی ہے۔' تانگ وی اور ان کی ٹیم نے ایک نیا بیٹری مائع تیار کیا ہے، جو ان کے مطابق سوڈیم آئن بیٹریوں کو منفی 40 ڈگری سیلسیس (40F) پر بھی 80 فیصد سے زیادہ صلاحیت پر کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔ وہ چین کی بیٹری کمپنیوں کے ساتھ مل کر اس ٹیکنالوجی کو ملک کے سرد علاقوں میں گاڑیوں اور توانائی ذخیرہ کرنے والے سٹیشنوں پر لاگو کر رہے ہیں۔ سوڈیم آئن بیٹریوں سے وہ ماحولیاتی اثرات بھی کم ہونے کی توقع ہے جو لیتھیم آئن بیٹریوں میں استعمال ہونے والی دھاتوں، خاص طور پر کوبالٹ اور نکل، کی تیاری سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھاری دھاتیں انسانوں اور ماحول دونوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ سنہ 2024 کی ایک تحقیق میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ سوڈیم آئن بیٹریاں دنیا کو ضرورت سے زیادہ کان کنی اور قیمتی خام مال کی ممکنہ قلت سے بچا سکتی ہیں، تاہم ان کے پیداواری عمل سے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی مقدار لیتھیم آئن بیٹریوں جتنی ہی ہے۔ اس تحقیق کے مرکزی مصنف اور سویڈن کے شہر گوٹنبرگ کی چالمرز یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے محقق ژانگ شان کہتے ہیں: 'چونکہ یہ بیٹریاں ابھی بھی ڈیولپ کی جا رہی ہیں، اس لیے ان کی پیداوار، عرصہ استعمال اور توانائی کی کثافت میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اور مستقبل میں ان کا ماحولیاتی اثر لیتھیم آئن بیٹریوں کے مقابلے میں کم ہو سکتا ہے۔'

چار پہیوں کی گاڑیوں کو توانائی فراہم کرنا

دسمبر 2023 میں سوڈیم بیٹریوں سے چلنے والی ابتدائی الیکٹرک کاریں فیکٹریوں سے تیار ہو کر نکلنا شروع ہوئیں۔ اب تک دستیاب تمام ماڈلز مائیکرو کاریں تھیں، جنھیں چین میں A00 کی درجہ بندی دی گئی ہے۔ چینی آٹو انڈسٹری کے آزاد تجزیہ کار سنگ لی کے مطابق سنہ 2024 میں چین میں فروخت ہونے والی کروڑوں ای وی گاڑیوں کے مقابلے میں ان کی فروخت نہایت معمولی رہی (ایک رپورٹ کے مطابق صرف 204 گاڑیاں فروخت ہوئیں)۔ سوڈیم آئن بیٹریوں کی ایک بڑی خرابی ان کی کم توانائی کی کثافت ہے۔ سنہ 2020 کی ایک تحقیق کے مطابق ان کی کثافت لیتھیم آئن بیٹریوں کے مقابلے میں کم از کم 30 فیصد کم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی گاڑیاں ایک چارج پر زیادہ فاصلہ طے نہیں کر سکتیں۔ ژانگ کہتے ہیں کہ 'اور جب لوگ ای وی گاڑیاں خریدتے ہیں تو ان کے لیے گاڑی کا رینج ایک بہت بڑا اور فیصلہ کن عنصر ہوتا ہے۔' شنگھائی میں قائم ناروے کی کنسلٹینسی فرم رِسٹاد انرجی سے وابستہ بیٹری مارکیٹ کے تجزیہ کار چن شان کے مطابق: 'سوڈیم آئن بیٹریوں کی بڑے پیمانے پر پیداوار ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہے اور فی الحال وہ قیمت یا کارکردگی میں چار پہیوں والی گاڑیوں میں لیتھیم آئن بیٹریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اگلے دو یا تین سالوں میں ان کا بڑے پیمانے پر استعمال مشکل ہے۔' چین بھر میں سوڈیم سے چلنے والے سکوٹروں کا استعمال آہستہ آہستہ لیکن حوصلہ افزا انداز میں بڑھ رہا ہے۔ یاڈیا نے 2024 میں دنیا بھر میں 1.3 کروڑ سے زائد الیکٹرک بائیکس اور موپیڈز فروخت کیے۔ یاڈیا کے ایک ترجمان نے بی بی سی کو بتایا کہ 2025 کی پہلی سہ ماہی میں ان کے سوڈیم دو پہیوں والی گاڑیوں کی فروخت تقریباً 1,000 یونٹس تک پہنچ گئی۔ ژو نے ایک ٹاک شو میں بتایا' : کمپنی کا منصوبہ ہے کہ وہ ہانگژو میں رواں سال سوڈیم آئن بیٹریوں کے لیے مخصوص تقریباً 1,000 فاسٹ چارجنگ پلرز بنائے گی، تا کہ مسافروں کو ہر 2 کلومیٹر پر ایک چارجنگ سٹیشن دستیاب ہو۔' یاڈیا سوڈیم بیٹریوں کو فروغ دینے والی واحد کمپنی نہیں ہے۔ چین کی ایک اور سکوٹر ساز کمپنی ٹیلگ ہے جو سنہ 2023 سے سوڈیم بیسڈ ماڈلز فروخت کر رہی ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق الیکٹرک گاڑیوں کی بڑی کمپنی بی وائی ڈی کے بیٹری ونگ فن ڈریمز (FinDreams) نے مشرقی چین کے شہر شوژو میں سوڈیم بیٹریوں کی تیاری کے لیے ہوائیہائی گروپ (Huaihai Group) کے ساتھ ایک پلانٹ تعمیر کرنا شروع کر دیا ہے جو دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں کا کارخانہ ہے۔ اگرچہ لیڈ ایسڈ بیٹریاں اس صنعت میں بدستور غلبہ رکھیں گی لیکن اگلے پانچ برسوں میں سوڈیم آئن بیٹریوں کا مارکیٹ شیئر تیزی سے بڑھنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ شینزن میں قائم سٹارٹنگ پوائنٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ایک تجزیاتی رپورٹ کے مطابق سنہ 2030 تک چین کی 15 فیصد الیکٹرک سکوٹرز سوڈیم بیٹریوں سے چلیں گی، جبکہ 2023 میں یہ شرح محض 0.04 فیصد تھی۔

گرڈ کو سبز بنانا

دراصل سوڈیم آئن بیٹریوں کے لیے ایک بڑی ممکنہ مارکیٹ توانائی ذخیرہ کرنے والے سٹیشن ہو سکتے ہیں، جو کسی وقت پیدا کی گئی بجلی کو بعد میں استعمال کے لیے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب ان بیٹریوں کو کسی مستقل جگہ نصب کیا جاتا ہے، تو وہ تمام خامیاں جو گاڑیوں میں استعمال کے دوران سامنے آتی ہیں، بے معنی ہو جاتی ہیں۔ کومبز کہتے ہیں: 'آپ بس تھوڑا بڑا توانائی ذخیرہ کرنے والا پلانٹ بنا سکتے ہیں۔ وہ کہیں نہیں جا رہا۔ اور بیٹریوں کا وزن کوئی معنی نہیں رکھتا۔' توانائی کی ذخیرہ اندوزی مستقبل میں ایک بہت بڑی اور تیزی سے ترقی کرنے والی مارکیٹ بننے والی ہے کیونکہ دنیا بھر کے ممالک اپنے ماحولیاتی اہداف حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) کے مطابق اگر دنیا 2050 تک نیٹ زیرو حاصل کرنا چاہتی ہے، تو سنہ 2022 سے 2030 کے درمیان دنیا بھر کی گرڈ میں توانائی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو تقریباً 35 گنا بڑھانا ہوگا۔ واشنگٹن ڈی سی میں سٹریٹیجک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز سینٹر کی سینیئر فیلو ایلاریا مازوکو کہتی ہیں کہ 'یہ مستقبل میں واقعی ایک اہم مارکیٹ بننے جا رہی ہے، خاص طور پر جب گرڈ پر قابل تجدید توانائی کا حصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس وقت بجلی کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ کو متوازن کرنے کے لیے سٹوریج سسٹمز کی زیادہ ضرورت ہوگی۔' وہ کہتی ہیں کہ توانائی ذخیرہ کرنے والے سٹیشنوں میں سوڈیم آئن بیٹریوں کا استعمال اس لیے بھی فائدہ مند ہے کہ ان سہولیات کو گاڑیوں کے لیے بیٹریوں کی تیاری میں آٹو کمپنیوں سے مقابلہ نہیں۔ چین میں جہاں ہوا اور شمسی توانائی کے پلانٹس میں تیز رفتار ترقی ہوئی ہے وہیں وہ دنیا بھر میں قابلِ تجدید توانائی کے فروغ کے لیے توانائی کے ذخیرے کا سب سے زیادہ استعمال کر رہا ہے۔ مئی 2024 میں چین نے سوڈیم آئن بیٹریوں سے چلنے والی توانائی ذخیرہ کرنے کی اپنی پہلی سہولت کو فعال کیا۔ یہ پلانٹ جنوبی چین کے صوبے گوانگشی میں واقع ہے۔ چینی سرکاری میڈیا کے مطابق یہ ایک وقت میں 10 میگاواٹ گھنٹے بجلی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو کہ 500,1 گھروں کی روزمرہ بجلی کی ضروریات کے برابر ہے۔ یہ منصوبہ دراصل ایک بڑے سٹیشن کے پہلے مرحلے کا حصہ ہے، جس کی صلاحیت اس کا دس گنا ہوگی۔ گوانگشی کے منصوبے کے فوراً بعد وسطی چین کے صوبہ ہوبی میں ایک اور سوڈیم آئن توانائی ذخیرہ کرنے کا منصوبہ شروع ہوا۔ درحقیقت بجلی کی صنعت پر نظر رکھنے والے چینی نیوز آؤٹ لیٹ بیجیشنگ کے مطابق سنہ 2023 میں چین کی سرکاری کمپنیوں کی جانب سے منصوبہ بند تمام توانائی ذخیرہ کرنے والے منصوبوں کی مجموعی صلاحیت کا تقریباً پانچواں حصہ سوڈیم ٹیکنالوجی پر مشتمل تھا۔ لیکن بڑے پیمانے پر سوڈیم آئن بیٹریوں کی تیاری کے لیے اصل سوال یہ ہے کہ کیا کمپنیاں انھیں لیتھیم آئن بیٹریوں کے مقابلے میں سستا بنا سکتی ہیں؟ وڈ میکینزی میں توانائی ذخیرہ کرنے والی سپلائی چین کی ماہر کنسلٹنٹ ژننگ جیایو کے مطابق کا کہنا ہے کہ یہی بنیادی چیلنج ہے۔ فی الوقت، توانائی ذخیرہ کرنے کے لیے سوڈیم آئن بیٹریوں کی فی یونٹ قیمت لیتھیم آئن بیٹریوں سے تقریباً 60 فیصد زیادہ ہے، لیکن چین سینٹرل ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق بیجنگ میں قائم غیر منافع بخش تنظیم 'چائنا انرجی سٹوریج الائنس' کے تجزیے کے مطابق یہ فرق مستقبل میں کم ہونے کا امکان ہے۔

چین قیادت کے لیے تیار

کچھ کاروباری افراد اور محققین کا ماننا ہے کہ سوڈیم ایک ایسا متبادل ہے جس سے دیگر ممالک چین پر انحصار کم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ ٹیکنالوجی بڑے پیمانے پر کامیاب ہوگئی تو عالمی پیداوار کی قیادت چینی کمپنیاں ہی کریں گی۔ کومبز کے مطابق چین کے بڑے بیٹری ساز اداروں نے سوڈیم کو اپنی طویل مدتی حکمت عملیوں میں شامل کر لیا ہے تا کہ عالمی مسابقت میں برقرار رہ سکیں۔ اس کا مطلب ہے کہ سوڈیم آئن بیٹریاں اب چینی غلبے سے بچ نہیں سکتیں۔ ژننگ کہتی ہیں کہ چینی کمپنیوں اور دیگر ممالک کی کمپنیوں کے درمیان 'سب سے بڑا فرق' یہ ہے کہ چین میں کسی ٹیکنالوجی کو لیبارٹری سے بڑے پیمانے پر پیداوار تک لانا بہت تیز ہوتا ہے۔ لوگن کے مطابق چونکہ لیتھیم آئن اور سوڈیم آئن بیٹریوں کے ڈیزائن میں کافی مماثلت ہے اس لیے چین میں پہلے سے موجود بیٹری بنانے والے انفراسٹرکچر کو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ سوڈیم بیٹریوں کی تیاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، جس سے کمرشلائزیشن میں وقت اور لاگت کم ہو جاتی ہے۔ تاہم، وہ مزید کہتی ہیں کہ 'یہ ہم آہنگی دیگر بیٹری کیمیکل اقسام کے لیے لازماً درست نہیں۔' بیجنگ میں قائم بیٹری تحقیقاتی فرم 'ریئل لی ریسرچ' کے بانی موکے نے مثال کے طور پر کہا کہ آل-سالڈ-سٹیٹ بیٹریاں مائع الیکٹرولائٹ استعمال نہیں کرتیں جو کہ موجودہ جنریشن کی بیٹریوں میں آئنز کی منتقلی کی بنیاد ہے۔ اس لیے موکے کا خیال ہے کہ ان بیٹریوں کا موجودہ صنعتی سپلائی چین پر انحصار کم ہوگا۔ چین میں اب بڑے پیمانے پر سوڈیم آئن سیلز بنانے والی فیکٹریاں تعمیر کی جا رہی ہیں، جن میں سے کچھ پہلے ہی کام شروع کر چکی ہیں۔ گاؤ گونگ انڈسٹریل ریسرچ کے مطابق سنہ 2024 میں، چینی مینوفیکچررز نے مجموعی طور پر 180 گیگاواٹ گھنٹے کی صلاحیت رکھنے والی 27 سوڈیم آئن بیٹری پلانٹس تعمیر کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا، جن میں شوژاو میں بی وائی ڈی کا 30 گیگاواٹ کا پلانٹ بھی شامل ہے۔ وڈ میکینزی کے تجزیے کا حوالہ دیتے ہوئے ژننگ کہتی ہیں کہ سنہ 2033 تک دنیا میں منصوبہ بند سوڈیم آئن بیٹریوں کی صلاحیت 500 جی ڈبلیو ایچ سے تجاوز کر جائے گی، اور چین اس میں 90 فیصد سے زیادہ کا حصہ دار ہوگا۔ چین کے باہر، امریکہ کی نیٹرون انرجی اور برطانیہ کی فریڈین اس میدان کی سرکردہ کمپنیاں ہیں۔ لیکن ژننگ کے مطابق غیر ملکی کمپنیاں عموماً پروڈکشن لائنز بنانے میں زیادہ وقت لیتی ہیں، اور ان کی پیداوار کی صلاحیت کے لیے چین کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ برسلز میں قائم تھنک ٹینک بروگل سے منسلک ماہرِ معاشیات اور سینیئر فیلو ایلیسیا گارشیا ہیریرو کے مطابق صرف 2023 میں چینی کمپنیوں نے سوڈیم آئن بیٹریوں کی تحقیق و ترقی پر 55 ارب یوآن (تقریباً 7.6 ارب امریکی ڈالر) سے زائد خرچ کیے، جو کہ 2023 تک امریکی نان-لیتھیم بیٹری سٹارٹ اپس کی جانب سے جمع کی گئی مجموعی 4.5 ارب ڈالر کی رقم سے کہیں زیادہ ہے۔ کومبز کے مطابق چینی کمپنیوں کی حکمت عملی سادہ ہے کہ 'مارکیٹ شیئر نہ کھونا ہے اور مستقبل کی مارکیٹ میں شامل رہنا ہے۔' ژاو کے مطابق یاڈیا جنوب مشرقی ایشیا، لاطینی امریکہ اور افریقہ میں بھی اپنی سرگرمیاں بڑھا رہا ہے، جہاں الیکٹرک سکوٹرز کافی مقبول ہیں۔ ژاو کے مطابق یاڈیا کا ہدف واضح ہے: سوڈیم آئن بیٹریوں کی بڑے پیمانے پر پیداوار اور سکوٹرز کے لیے چارجنگ انفراسٹرکچر میں بہتری لانا' تا کہ کروڑوں لوگ گرین ٹرانسپورٹ سے فائدہ اٹھا سکیں۔' (بی بی سی اُردو سروس)

تو کیا اشوک چوہان کانگریس میں شامل ہوں گے؟

سیاستدانوں کو اپنی پیشگوئی واضح کرنی چاہیے: پرتاپ پاٹل چکھلیکر کا مطالبہ

نا ندیڑ: 3/جون (ورق تازہ نیوز) آنے والے وقت میں میں بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہو کر اسمبلی انتخابات لڑوں گا، ایسی پیش گوئی کر کے سیاسی اسٹنٹ کرنے والے بی جے پی مہاراشٹرا کے صدر، امراوتی کے رکن اسمبلی، اور بی جے پی میں شامل ہوئے اشوک چوہان کیا واقعی کانگریس میں چلے جائیں گے؟ اس پر پیشگوئی جلدی کرنی چاہیے، ایسی چوٹ رکن اسمبلی پرتاپ پاٹل چکھلیکر نے کی ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو اپنے لیڈر اور اپنے گرو ماننے والے پرتاپ پاٹل چکھلیکر نے ایک بیان میں کہا کہ بی جے پی میں شامل ہونے والے امراوتی کے رکن اسمبلی، اور پرتھوی راج چوہان جیسی کئی بھاویشوانی کی گئی ہیں۔ پرتھوی راج چوہان نے بھی کئی بار بی جے پی میں شامل ہونے کی افواہیں اڑائیں، مگر بعد میں وہ وہیں رہے۔ ایسے افراد صرف خبریں بنا کر ماحول تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیویندر فڑنویس کی قیادت پر پورا بھروسہ ہے، ایسی نیت پرم پارٹی میں حکومت قائم ہوئی ہے۔ اسی لیے بھاویشوانی کرنے والے جلدی سے اعلان کریں کہ وہ کس پارٹی میں شامل ہوں گے یا نہیں؟ ایسا سوال اٹھاتے ہوئے چکھلیکر نے کہا کہ عوام کو دھوکہ دینا بند کریں۔ اگر واقعی شامل ہونا ہے تو صاف صاف اعلان کریں۔

ایس آئی او ناندیڑ کے زیر اہتمام
5 جون کو "ایجوکیشنل کانفرنس و تہنیتی اجلاس"

ناندیڑ: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO)– جو ملک بھر میں طلبہ و نوجوانوں کی تربیت، تزکیہ اور شخصیت سازی کے لئے معروف ہے– اس کی ناندیڑ یونٹ کے زیر اہتمام ایک باوقار "ایجوکیشنل کانفرنس اور تہنیتی اجلاس" کا انعقاد 5 جون 2025 بروز بدھ، اردو گھر ناندیڑ میں کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام خاص طور پر اُن طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے جنہوں نے حالیہ سال میں 10 ویں اور 12 ویں جماعت میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس موقع پر نہ صرف ان کی تہنیت کی جائے گی بلکہ انہیں اعلیٰ تعلیم، کیریئر رہنمائی اور موجودہ دور میں درپیش تعلیمی چیلنجز کے متعلق رہنمائی بھی فراہم کی جائے گی۔ پروگرام میں شہر کی ممتاز شخصیات بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گی جن میں جناب ابھیناش کمار صاحب (ایس پی ناندیڑ)، جج شائلہ صدف صاحبہ، جج دھننجے پنچال صاحب، پروفیسر مستجاب خاطر (ماہر اقتصادیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی)۔ یہ معزز شخصیات طلبہ کو اپنی زندگی کے تجربات، کامیابی کے راز، اور تعلیمی میدان میں رہنمائی فراہم کریں گی۔ ڈسٹنکشن حاصل کرنے والے تمام طلبہ کو اسناد دی جائیں گی ہر اسکول سے اول، دوم و سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو ٹرافیاں، اسناد اور گفٹ ہیمپر ز پیش کیے جائیں گے۔ طلبہ کے رجسٹریشن کے لیے پروگرام کے پوسٹر پر QR کوڈ فراہم کیا گیا ہے۔ یہ تقریب اردو گھر، ناندیڑ بوقت صبح 10:30 بجے تا دوپہر 2:00 بجے منعقد کیا گیا ہے۔ ایس آئی او ناندیڑ کے ضلع صدر زید احمد نے تمام طلبہ، والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اہم تعلیمی پروگرام میں بھرپور شرکت کریں تاکہ نئی نسل کو ایک مضبوط، بااخلاق، اور باصلاحیت مستقبل کی جانب رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

ناندیڑ میں اردو گھر سے متصل کارپوریشن کا جدید شاپنگ کمپلیکس

دُکانوں کی ای نیلامی کا سنہری موقع

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کی جانب سے دیگلور ناکہ، اُردو گھر کے قریب بنجارا ہاسٹل کی جگہ پر ایک نیا اور جدید شاپنگ کمپلیکس تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کمپلیکس میں 68 تجارتی دکانوں کی ای نیلامی کی جا رہی ہے۔ پہلی منزل پر 68 تجارتی دکانیں۔ دوسری منزل پر 2 وسیع و شاندار ہال۔ منصوبے کی خصوصیات: ? دکانیں 30 سالہ لیز پر دستیاب ہوں گی، مکمل قانونی تحفظ کے ساتھ۔ ? مارکیٹ میں دستیاب نرخ (RR) کے مطابق کرایہ طے کیا جائے گا۔ گالے (دکانیں) ای نیلامی کے ذریعے دیے جائیں گے۔ ? خریدار کو مقررہ بینک سے قرض لینے کی سہولت حاصل ہوگی۔ سائٹ کا مقام: دیگلور ناکہ تا چوراہا روڈ، اُردو گھر کے قریب، ناندیڑ۔ *ڈپازٹ (زرِ ضمانت) کی بولی 9 لاکھ 50 ہزار روپے سے شروع ہوگی۔ 30 سال بعد دکان واپس کرنے پر ڈپازٹ کی رقم واپس کی جائے گی۔ تمام نیلامی کی کارروائی مکمل طور پر شفاف اور آن لائن ہوگی، جس کے لیے حکومت کی [eauction.gov.in] (https:// eauction.gov.in* ویب سائٹ استعمال کی جائے گی۔ مزید معلومات کے لیے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے محکمہ پراپرٹی ڈپارٹمنٹ سے رابطہ کریں۔ موبائل: 8888847114 / 7030837934۔ یہ منصوبہ کاروباری حضرات کے لیے ایک بہترین موقع ہے کہ وہ شہر کے بیچوں بیچ جدید سہولیات سے آراستہ دکانیں حاصل کریں اور اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

ضلع خزانچی افسر کے عہدے کا وکرم دیشمکھ (پتنگے) نے چارج سنبھالا

ناندیڑ، 3 جون: ناندیڑ کے ضلع خزانچی افسر کے طور پر وکرم دیشمکھ (پتنگے) کلّے واڈگاو؟ کرنے منگل، 3 جون 2025 کو چارج سنبھال لیا ہے۔ اس موقع پر ضلع پریشد کے چیف اکاؤنٹس اینڈ فنانس آفیسر شیو پرکاش چنا، ایڈیشنل خزانہ افسر وشنو سوریہ ونشی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر محترمہ سونیتا سنکواڑ اور ضلع پریشد کے اکاؤنٹنٹ وشال ہورے نے ان کا استقبال کیا۔

وڈگاوں میں دن دہاڑے چوری
ساڑھے تین لاکھ مالیت کا سامان لے اڑے

تامسہ: حدگاوں تعلقہ کے وڈگاو (بزرگ) میں دن دہاڑے ایک مکان میں چوری کی واردات ہوئی، جس میں چور سونے کے زیورات سمیت ساڑھے تین لاکھ روپے مالیت کا سامان لے اڑے۔ یہ واقعہ پیر (2 جون) کی شام سامنے آیا۔ وڈگاو کے رہائشی وٹھل جانوبا واٹورے پیر کی دوپہر اپنی بیوی کے علاج کے لیے تیمپورہ کے رشتہ داروں کے ساتھ گئے تھے۔ ان کا بیٹا سمراتھ، تامسا میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ گھر بند ہونے کے باعث جانوبا کو شک ہوا اور وہ گھر واپس لوٹے۔ گھر کا تالا ٹوٹا ہوا پایا۔ گھر کی تلاشی لینے پر معلوم ہوا کہ چور سونے کے دو توڑے، سونے کی چین، کنگن، کان کی بالیاں، سونے کی انگوٹھی، نزلہ، کپڑے، موبائل وغیرہ چرا کر لے گئے۔ چوری کا سامان تقریباً 3.5 لاکھ روپے مالیت کا تھا۔ منگل کی دوپہر وٹھل واٹورے نے پولیس میں شکایت درج کروائی۔ گھر کے افراد بی-ون ریاستی خریداری کے لیے رقم جمع کر رہے تھے، جو چوروں نے چرا لی۔ واردات کے بعد گاو؟ں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اس واقعے کی تحقیقات کے لیے شنور پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر سہدیو کھید کر تفتیش کر رہے ہیں۔ اس چوری کا تعلق علاقے میں سرگرم کسی گروہ سے ہونے کا شک ظاہر کیا جا رہا ہے۔

ملٹری ایجوکیشن: اب پہلی جماعت سے ہی طلبہ کو فوجی تعلیم دی جائے گی؛ محکمہ تعلیم کا بڑا فیصلہ

ممبئی: 3/ جون۔ (ورق تازہ نیوز) ریاست میں اب پہلی جماعت سے ہی طلبہ کو فوجی تربیت دی جائے گی۔ چھوٹی عمر میں ہی وطن سے محبت اور قومی جذبات کو مضبوط کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ ریاست کے طلبہ کو پہلی جماعت سے ہی بنیادی فوجی تربیت دی جائے گی۔ "پہلے قوم" کا جذبہ پیدا کرنے کے مقصد سے یہ اقدام کیا جا رہا ہے، ایسی معلومات سامنے آئی ہیں۔ ریاست کے وزیر برائے اسکولی تعلیم، دادا بھوسے نے ناسی؟ میں ایک عوامی پروگرام کے دوران اس فیصلے کا اعلان کیا۔ سابق فوجی، کھیلوں کے اساتذہ، نیشنل کیڈٹ کور (NCC)، اسکاو؟ٹس اور گائیڈز طلبہ کو یہ تربیت فراہم کریں گے۔ اس کے لیے ریاست کے 2.5 لاکھ سابق فوجیوں کی مدد لی جائے گی، ایسا دادا بھوسے نے کہا۔ دادا بھوسے نے کیا کہا؟ "پہلی جماعت سے ہی بنیادی فوجی تربیت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے طلبہ میں ملک سے محبت، باقاعدہ جسمانی ورزش کرنے اور نظم و ضبط کی عادت پیدا ہوگی، اسی لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا طلبہ کو فائدہ ہوگا۔" ایسی معلومات وزیر تعلیم دادا بھوسے نے دی۔ اس تجویز پر وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے مثبت ردِعمل دیا ہے، ایسا بھی انہوں نے کہا۔

عالمی سائیکلنگ ڈے کے موقع پر
''سنڈے آن سائیکل'' ریلی کو ناندیڑ کے عوام کا پُرجوش ردعمل

ناندیڑ، 3 جون: کمشنر، کھیل و نوجوان خدمات ڈائریکٹوریٹ، مہاراشٹر ریاست، پونے، ضلعی انتظامیہ اور ضلعی کھیل افسر کے دفتر کی جانب سے عالمی سائیکلنگ ڈے کے موقع پر "سنڈے آن سائیکل" ریلی کا انعقاد اتوار، یکم جون 2025 کو صبح 7 بجے کیا گیا۔ اس ریلی کو ناندیڑ کے شہریوں کی بھرپور شرکت حاصل ہوئی۔ اس "سنڈے آن سائیکل" ریلی میں سائیکل چلاؤ، صحت مند رہو؛ سائیکل چلاو، ماحولیات بچاو؛ سائیکل چلاو؟، بیماریوں کو بھگاو؟ — ایسے نعرے لگاتے ہوئے سائیکل سواروں نے عوام کو مثبت پیغام دیا اور ریلی کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ ریلی میں شریک سائیکل سواروں کا استقبال گلاب کے پھول اور پانی کی بوتل دے کر کیا گیا۔ یہ "سنڈے آن سائیکل" ریلی کامیاب بنانے کے لیے ضلعی کھیل افسر جے کمار ٹیکھرے کی رہنمائی میں دفتر کے کھیل افسر سنجے بیٹیوار، ریاستی کھیل رہنما بالاجی شیر سیکر، سی آر ہونواڈ جکر، محترمہ شیوکانتا دیشمکھ، کھیل افسر راہول شری راموار، وِپل داپکے، سینئر کلرک سنتوش کنکاوار، جونیئر کلرک دتکمار دھوتڑے، سنجے چوہان، چندر کانت گواہنے، ودیانند بھالیراؤ وغیرہ نے بھرپور تعاون دیا۔

بین ذاتی شادیوں کو فروغ
68 جوڑوں کو 34 لاکھ روپے کی مالی امداد

ناندیڑ، 3 جون (ورق تازہ نیوز) سماجی مساوات، اتحاد، اور ذات پات کے امتیاز کے خاتمے کے مقصد سے بین ذاتی شادی کرنے والے جوڑوں کو ترغیبی مالی امداد دینے کی اسکیم سماجی فلاح و بہبود محکمہ کی جانب سے مؤثر طریقے سے نافذ کی جا رہی ہے۔ سن 2024-25 کے دوران ناندیڑ ضلع میں 68 جوڑوں نے بین ذاتی شادیاں کیں، جنہیں مجموعی طور پر 34 لاکھ روپے کا امدادی فنڈ فراہم کیا گیا ہے، یہ معلومات ضلع پریشد کے سماجی فلاح و بہبود افسر شری ستیندر آؤلوار نے دی ہیں۔ اس اسکیم کے تحت اگر درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، وِموکت ذات یا خانہ بدوش قبائل کے افراد نے کسی اعلیٰ ذات ہندو، لنگایت، جین یا سکھ برادری کے فرد سے شادی کی ہو، تو ایسے جوڑوں کو فی جوڑا 50 ہزار روپے کی مالی امداد دی جاتی ہے۔ اسی طرح، ان درج فہرست طبقات کے اندرونی بین ذاتی شادی کرنے والے جوڑے بھی اس اسکیم کے مستحق ہیں۔ اس اسکیم کا مقصد سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا اور ذات پات کی بنیاد پر ہونے والے امتیاز کو ختم کر کے برابری کا شعور پیدا کرنا ہے۔ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے اہل جوڑوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد ضلع پریشد کے سماجی فلاح و بہبود محکمہ سے رابطہ کریں، ایسا کہنا ہے افسر ستیندر آؤلوار کا۔

مہاراشٹر میں غیر موسمی بارش نے کسانوں کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا

جینت پاٹل نے دل دہلا دینے والا ویڈیو شیئر کرتے ہوئے حکومت سے فوری مدد کرنے کا مطالبہ کیا

بیڑ: بیڑ ضلع کے آشٹی تعلقہ میں غیر موسمی بارش نے کسانوں کی محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔ زرعی تباہی کے ان دل دہلا دینے والے مناظر کو این سی پی (شرد پوار گروپ) کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے سوشل میڈیا پر اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے ایک ویڈیو شیئر کیا ہے جس میں کسان تباہ شدہ فصلوں کے بیچ روتے دکھائی دیتے ہیں، جبکہ ایک بزرگ خاتون اپنی برباد فصل کو بے بسی اور غصے کے عالم میں اپنے سر پر مار رہی ہے۔ اس ویڈیو کے ساتھ جینت پاٹل نے حکومت کو سخت پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس تباہی کا حساسیت کے ساتھ نوٹس لے اور متاثرہ کسانوں کو فوری معاوضہ دے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ بیڑ ضلع کے آشٹی تعلقہ کی یہ تصاویر اور ویڈیوز دل کو چھو لینے والی اور بے حد تکلیف دہ ہیں۔ کسانوں نے قرض لے کر اپنی کھیتیاں سنواری تھیں، لیکن فصل پکنے کے آخری مرحلے پر آسمانی آفت نے سب کچھ برباد کر دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے یہی حالت مہاراشٹر کے تقریباً تمام علاقوں میں دیکھی جا رہی ہے، جہاں غیر موسمی بارشوں نے ہر کسان کی کمر توڑ دی ہے۔ جینت پاٹل نے حکومت مہاراشٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر اس زرعی بحران پر توجہ دے، نقصانات کا تخمینہ لگائے اور متاثرہ کسانوں کو فوراً مالی امداد فراہم کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر حکومت نے وقت پر قدم نہیں اٹھایا تو کسانوں کا نہ صرف موجودہ بلکہ مستقبل بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہی بے حسی جاری رہی تو ریاست میں کسانوں کی خودکشیاں اور ہجرت کی لہر ایک بار پھر زور پکڑ سکتی ہے۔ ویڈیو میں نظر آنے والے مناظر میں کسان ٹماٹر کی برباد شدہ فصلوں کے درمیان کھڑے رو رہے ہیں، اور ایک ضعیف خاتون درد سے نڈھال ہو کر سڑتے ہوئے ٹماٹر اپنے سر پر مار رہی ہے۔ یہ مناظر صرف کسانوں کی پریشانی نہیں بلکہ حکومت کی بے حسی کا عکس بھی ہیں، جس پر جینت پاٹل نے سوال اٹھایا ہے کہ آخر کب تک کسانوں کو محض وعدوں اور اعلانات سے بہلایا جائے گا۔ این سی پی کے دیگر رہنماؤں نے بھی کسانوں کے اس بحران کو سنگین قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ایک جامع پیکیج کا اعلان کرے، بصورت دیگر این سی پی کسانوں کی حمایت میں ریاست بھر میں احتجاج کی راہ اپنائے گی۔ واضح رہے کہ حالیہ ہفتوں میں مہاراشٹر کے کئی اضلاع میں کپاس، پیاز، ٹماٹر اور سویابین جیسی فصلیں شدید متاثر ہوئی ہیں، اور کسانوں کو سخت مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

وزیراعظم مودی کی جانب سے
کسانوں سے کیے گئے 16 وعدوں کا کیا ہوا؟: ہرش وردھن سپکال

ایوت محل/ممبئی: وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014 میں ایوت محل ضلع کے دابھڑی گاؤں میں 'چائے پر چرچا' کے دوران کسانوں سے بڑے بڑے وعدے کیے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کسانوں کی آمدنی دگنی کی جائے گی، کسانوں کا قرض معاف کیا جائے گا، فصل کی لاگت کا ڈیڑھ گنا ایم ایس پی دیا جائے گا، ہر کھاتے میں 15 لاکھ روپے ڈالے جائیں گے، ہر سال 2 کروڑ روزگار دیے جائیں گے۔ لیکن ان 11 برسوں میں ان میں سے ایک بھی وعدہ پورا نہیں ہوا۔ آج کسانوں کی حالت نہایت خراب ہے۔ اسی وجہ سے کانگریس پارٹی نے کسانوں کے احترام میں پدیاترا کا آغاز کیا ہے اور اس یاترا کی گونج آرنی سے ممبئی ہوتے ہوئے دہلی تک پہنچائی جائے گی۔ یہ بات مہاراشٹر پردیش کانگریس صدر ہرش وردھن سپکال نے کہی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 2014 کے لوک سبھا انتخابی مہم میں جو وعدے کیے تھے، ان کی یاد دہانی کے لیے کانگریس ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں ایوت محل ضلع کے دابھڑی میں واقع اونکاریشور مندر سے 'کسان سمان پدیاترا' شروع کی گئی۔ اس پدیاترا کا اختتام زرعی منڈی کمیٹی (اے پی ایم سی) میں ایک اجلاس کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر سابق وزیر و ریاستی کارگزار صدر شیواجی راؤ موگھے، سابق ریاستی صدر مانک راؤ ٹھاکرے، کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رکن و ریاستی کارگزار صدر و رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے، رکن پارلیمنٹ پرتبھا دھانورکر، سابق وزیر انیس احمد، مہلا کانگریس ریاستی صدر سندھیا سوالاکھے، سابق وزیر وسنت پورکے، ایم ایل اے راجیش راٹھوڑ، ایم ایل اے انل مانگولکر، ریاستی نائب صدر موہن جوشی، ضلع کانگریس صدر پرفل مانکر، سچن نائک کے علاوہ بڑی تعداد میں کسان موجود تھے۔ ہرش وردھن سپکال نے اس موقع پر کہا کہ کسان کو 'انّ داتا' کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لاکھوں مر جائیں لیکن انّ داتا زندہ رہنا چاہیے۔ لیکن آج اسی انّ داتا کی حالت انتہائی خستہ ہے۔ آج چنا، کپاس، سویابین، ارہر، پیاز جیسی کسی بھی فصل کو مناسب قیمت نہیں مل رہی، جس کی وجہ سے کسان کی آنکھوں میں آنسو ہیں، اسے اپنی محنت کی کمائی نہیں مل رہی۔ سویابین تیل کی قیمت 165 روپے فی لیٹر ہے، لیکن سویابین کی قیمت صرف 40–35 روپے فی کلو مل رہی ہے۔ تیل کی قیمت کے حساب سے سویابین کو 9000 روپے فی کوئنٹل قیمت ملنی چاہیے، لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ بیچ کا سارا منافع کون کھا رہا ہے؟ اڈانی کھا رہا ہے۔ بی جے پی نے 'ہر گھر ترنگا' مہم چلائی، لیکن اس کے لیے جھنڈے پولسٹر کے بنوائے اور وہ پولسٹر چین سے منگوایا۔ بی جے پی حکومت صرف اڈانی اور امبانی کا بھلا کر رہی ہے۔ آج اس حکومت سے سوال کرنا ضروری ہے۔ اگر آج سوال نہ کیا گیا تو مستقبل بہت مشکل ہوگا۔ کانگریس پارٹی کسانوں کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس جدوجہد میں سب کو شامل ہونا چاہیے۔ اس موقع پر گوا کانگریس کے انچارج مانک راؤ ٹھاکرے، سابق وزیر شیواجی راؤ موگھے، وسنت پورکے، رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے اور رکن پارلیمنٹ پرتبھا دھانورکر نے بی جے پی حکومت کی کسان مخالف پالیسیوں پر سخت حملے کیے۔

जा.क्र/क्षेकाक्र.5 ईतवारा/नापवि/ 289/2025
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका नांदेड
दि. 30-4-2025

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र.13/40/क्षे.का.क्र.05/2025-26.

प्रकरण : नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की, श्री/श्रीमती शेख नवाब शेख रहीम रा.गणिमपुरा नांदेड यांची या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, सि.स.नं./शेत सर्व्हे नं. 14204 पैकी प्लॉट नं./फ्लॅट क्र.नाही . ज्याचा महानगरपालिका मालमत्ता नं.8-4-238 पिन नं.4030800787) श्री/श्रीमती मोहम्मद अब्दुल अतिख अब्दुल हक च्यानावे असलेली मालमत्ता यांच्याकडून अर्जदाराने वारसा आधारे/खरेदी खत क्र.2479 दि.12/06/2024 च्या आधारे विकत घेतली आहे/वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नावे कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.

तरी, या संबंधीत कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्र प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (07) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. नसता वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यास येईल.

सा.आयुक्त,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

راحت کریڈیٹ کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹیڈ ناندیڑ

ڈیلی کلیکشن ایجنٹ کی ضرورت ہے

Requirements for Daily Collection Agent

- امیدوار کا ناندیڑ کا رہنے والا ہونا ضروری ہے۔
- اُمیدوار کا کم از کم بارہویں پاس ہونا ضروری ہے۔ گریجویشن کیے ہوئے اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔
- امیدوار کا راحت کے کسی نہ کسی ڈائریکٹر سے یا جماعت اسلامی کے کسی رکن یا ناندیڑ کے کسی معزز شہری سے شناسائی ہونا ضروری ہے۔
- ضروری اسناد کی Xerox کاپی صبح 11 تا 4 بجے تک راحت سوسائٹی کے دفتر واقع دیگلور ناکہ پر مینجر صاحب کے پاس جمع کرا دیں، ضرورت کے حساب سے آپ سے ربط کیا جائے گا۔

سیکریٹری، راحت کریڈیٹ کوآپریٹیو سوسائٹی، ناندیڑ
Mobile No. 9421764652

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جیولرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمن 8999942523
زِینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔